Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2012

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد
61

ایڈیٹر
منیر احمد خادمؔ

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

شمارہ
32

شرح چندہ
سالانہ 500 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
45 پاؤنڈ یا 70 ڈالر امریکن
70 کینیڈین ڈالر
یا 50 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

20 رمضان 1433 ہجری قمری 9 ظہور 1391 ہش 9 اگست 2012ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

اللّٰھم ایّد امامنا بروح القدس وبارك لنا في عمرہ وامرہ۔

یہ سال بہت اہمیت کا حامل ہے کیونکہ یہ اس تحریک (وقفِ نَو) کی سلور جوبلی کا سال ہے۔ اس مبارک تحریک کے 25 سال پورے ہو چکے ہیں۔ آپ میں سے بہت ساری ایسی واقفات نو ہیں جو کہ واقفات نو کی سب سے پہلی Batch کا حصہ ہیں اور یہ حقیقی طور پر ایک بڑا اعزاز ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا کیا ہے۔ پس ان انعامات کی روشنی میں آپ پر یہ لازم ہے بلکہ آپ کا فرض ہے کہ آپ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی شکر گزار رہیں۔

آپ سب کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ صرف وہی زندگی کامیاب سمجھی جاسکتی ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول میں گزاری جاتی ہے اور ایک واقفۂ نو لڑکی ہونے کی حیثیت سے آپ کو ہمیشہ یہ بات ذہن میں رکھنی چاہئے کہ آپ کا وجود حضرت مریمؑ کے وجود کی طرح ہے۔ دوسرے لفظوں میں ہمیشہ ان کے کردار اور طرز عمل کو راہنما کے طور پر اپنے سامنے رکھیں۔

آپ کا ہر عمل مکمل سچائی پر اور خدا تعالیٰ کے خوف پر مبنی ہونا چاہئے۔ جو آپ کریں یا کہیں وہ یہ ظاہر کرے کہ آپ ایک واقفۂ نو ہیں۔ آپ ایک صدیقہ ہیں جو کہ مکمل طور سچا وجود ہیں کیونکہ آپ ایک واقفۂ نو ہیں۔ واقفات نو کی ممبر ہونے کی حیثیت سے آپ کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ بے شک آپ اس دنیا سے ہیں مگر آپ کا دنیا پرستی کے امور سے کوئی واسطہ نہیں۔

(جماعت احمدیہ یوکے کے زیر اہتمام منعقد ہونے والے واقفات نَو کے سالانہ اجتماع سے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پُرمعارف، بصیرت افروز خطاب اور واقفات نَو اور ان کی ماؤں کو نہایت اہم نصائح)

5۔ مئی 2012ء کو جماعت احمدیہ یوکے کے زیر اہتمام برطانیہ کی واقفات نو کا سالانہ اجتماع طاہر ہال بیت الفتوح لندن میں منعقد ہوا جس کے اختتامی اجلاس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بنفس نفیس شرکت فرمائی اور واقفات نَو کو خطاب میں نہایت اہم نصائح سے نوازا۔ حضور انور کا یہ خطاب انگریزی زبان میں تھا ذیل میں اس خطاب کا مفہوم اردو زبان میں اخبار الفضل انٹرنیشنل ۲۹ جون کے شکریہ کے ساتھ ہدیہ قارئین ہے۔ (مدیر)

حضور انور ایدہ اللہ کا خطاب

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا: الحمدللہ آج آپ سب کو ایک بار پھر واقفات نَو کے اجتماع میں شامل ہونے کی توفیق ملی ہے۔ یہ یقیناً خدا تعالیٰ کا ہم سب پر ایک بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے ہمیں اس زمانہ کے مسیح موعود اور امام مہدی کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی۔ خاص طور پر اللہ تعالیٰ نے مزید آپ سب پر یہ انعام کیا ہے کہ اس نے نہ صرف آپ کے والدین کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی بلکہ خلیفۂ وقت کی آواز پر لبیک کہنے کی بھی توفیق عطا فرمائی اور آپ کی زندگی وقف نو کی تحریک کے لئے وقف کر دی۔

حضور انور نے فرمایا: یہ سال بہت اہمیت کا حامل ہے کیونکہ یہ اس تحریک کی سلور جوبلی کا سال ہے۔ اس مبارک تحریک کے 25 سال پورے ہو چکے ہیں۔ آپ میں سے بہت ساری ایسی واقفات نو ہیں جو کہ واقفات نو کی سب سے پہلی بیچ (Batch) کا حصہ ہیں اور یہ حقیقی طور پر ایک بڑا اعزاز ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا کیا ہے۔ پس ان انعامات کی روشنی میں آپ پر یہ لازم ہے بلکہ آپ کا فرض ہے کہ آپ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی شکر گزار رہیں۔ یقیناً اگر آپ اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی اس کے انعامات پر شکر گزار رہوں گی تو مستقبل میں آپ مزید الٰہی انعامات کی وارث بن جائیں گی۔ جیسا کہ ہم قرآن مجید میں سورۃ ابراہیم آیت 8 میں پڑھتے ہیں لَئِنۡ شَکَرۡتُمۡ لَاَزِیۡدَنَّکُمۡ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر تم شکر گزار ہوگے تو یقیناً مَیں تم پر اپنے مزید انعام نازل کروں گا۔ اس لئے اگر آپ اللہ تعالیٰ کے زیادہ انعامات اور برکات کی وارث بننا چاہتی ہیں تو آپ پر لازم ہے کہ آپ اپنے آپ کو اس کی شکر گزاری میں مشغول کرلیں۔ اور جب آپ حقیقی طور پر خود کو اس میں مشغول کرلیں گی تو آپ کو ایک نئی زندگی دی جائے گی۔ آپ ہمیشہ یہ بات اپنے ذہن میں رکھیں کہ یہ دنیا جس میں ہم رہتے ہیں یہ صرف ایک عارضی ٹھکانہ ہے۔ عام طور پر لوگ 70 یا 80 سال کے لئے زندہ رہتے ہیں یا شاید اس سے کچھ زیادہ لیکن آخر کار ہر شخص اس دنیا کو چھوڑ دے گا اور پھر خدا تعالیٰ کے سامنے اخروی زندگی میں حاضر ہوگا۔ وہ زندگی ایک دائمی زندگی ہوگی۔ یہ ہمیشہ کی زندگی ایسی جگہ ہوگی جہاں ہم ہر اس کام اور عمل کے متعلق پوچھے جائیں گے جو ہم اس عارضی زندگی میں بجالائیں گے۔ ہمارے تمام اچھے اعمال اللہ تعالیٰ کی طرف سے نوازے جائیں گے اور وہ ہمیں ہمارے گناہوں کی سزا دے گا۔ اگر آپ اس بنیادی اصول کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھیں گی اور پھر اپنا ہر عمل خدا تعالیٰ کے لئے کرنے کی کوشش کریں گی تو پھر آپ یہ محسوس کرسکیں گی کہ آپ کامیاب ہوگئی ہیں اور یہ کہ آپ نے وہ حقیقی زندگی پالی ہے جس کے لئے ایک مومن کو کوشش کرنی چاہئے اور اس

(باقی صفحہ 10 پر ملاحظہ فرمائیں)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

حقیقی عید کی خوشی لقائے باری تعالیٰ

خدا تعالیٰ ہر ایک کو خوش رکھے، خوش ہونا، خوش رہنا، خوش رکھنا ہم سب کا طبعی حق ہے اور اگر کسی کو یہ سب کچھ خدا کے فضل سے حاصل ہے تو اُسے بہت بہت مبارک لیکن یہ سب جائز طریقے سے ہونا چاہیئے۔ آج کے دور میں کسی کا حق مار کر بھی انسان خوش ہوتا ہے۔ کسی کی حق تلفی کر کے، کسی کو لوٹ کر، کسی پر الزام لگا کر بھی انسان خوش ہوتا ہے۔ بہتیرے ایسے ہیں جو ان غلط حرکتوں کے ارتکاب سے خوش ہوتے ہیں اور اپنی خوشی سارے معاشرے میں بتلاتے پھرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کا حقیقی بندہ وہی ہے جو بغیر کسی کی حق تلفی اور لوٹ کھسوٹ کے بغیر کسی کو تکلیف و نقصان پہنچائے خوشی کو حاصل کرتا ہے اور یہ حقیقی خوشی انسان کو اپنی تمام خواہشات کو ذبح کر کے خدا تعالیٰ کی درگاہ میں کامل اطاعت و فرمانبرداری سے جھک کر حاصل ہوتی ہے اور یہی مقصد عید ہے۔

مسلمان سال میں دو عیدیں مناتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں۔ خوش تو اس وجہ سے ہوتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کے مطابق عیدیں منا رہے ہیں۔ یہ دونوں عیدیں دراصل قربانی چاہتی ہیں عید الفطر میں بھی قربانی ہے اور عید الاضحیٰ میں بھی قربانی ہے۔ عید الفطر میں تو ایسی قربانی کہ پورے ایک ماہ تک انسان اپنی جائز خواہشات سے رُک جاتا ہے اور خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کیلئے مجاہدات و عبادات کرتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ رمضان کا مہینہ ایک بھرپور اور فعال قربانی والی زندگی گزارنے کا سبق دیتا ہے۔ پانچوں وقت کی باجماعت نمازوں کی ادائیگی، تہجد کی گریہ وزاری، قرآن مجید کی پرسوز تلاوت، سحری اور افطاری کے وقت کی ذکر الٰہی اور درود کی محفلیں جن میں بچوں کی بھی بصد ذوق و شوق شمولیت، غرباء کی خدمت، صدقات و خیرات کی طرف ایک طبعی رغبت گلیوں میں سحری کے وقت درود شریف کی خوش الحان آوازیں۔ لڑائی جھگڑے گالی گلوچ اور حسد و غیبت سے اجتناب یہ سب روزے کے ایسے پھل ہیں جن سے نہ صرف ہم خود مستفید ہوتے ہیں بلکہ ہمارے بچے بھی ان سے فیضیاب ہوتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ سے یہ دُعا کرنی چاہئے کہ اس نے اس ماہ مبارک میں جو بھی نیک توفیق ہمیں عطا فرمائی ہے اُسے کم از کم آئندہ آنے والے رمضان تک جاری رکھنے کی ہم کو توفیق بخشے دراصل یہی ماحصل اس حدیث مبارک کا ہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایک رمضان دوسرے رمضان تک کے درمیانی عرصہ میں گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے یہ تب ہی ہو سکتا ہے کہ اگر انسان رمضان سے کم از کم اتنا فیض حاصل کر لے کہ آئندہ آنے والے رمضان تک اپنے آپ کو سنبھال لے تو پھر آئندہ رمضان خود بخود اس کو سنبھال لے گا۔ اس تعلق میں سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 28 اکتوبر 2005ء میں فرمایا۔

’’ایک روایت میں آتا ہے حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص محض للہ دونوں عیدوں کی راتوں میں عبادت کرے گا اسکا دل ہمیشہ کے لئے زندہ کر دیا جائے گا۔ اور اس کا دل اس وقت بھی نہیں مرے گا جب سب دنیا کے دل مر جائیں گے۔ (ابن ماجہ کتاب الصیام باب ماجاء فی ثواب الاعتکاف)

پس دیکھیں رمضان کی تبدیلیوں کو جو پاک تبدیلیاں دل میں پیدا ہوتی ہیں ان کو مستقل بنانے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیسے خوبصورت انداز میں ترغیب دلائی ہے عید کی خوشیوں میں اکثر لوگ بھول جاتے ہیں کہ نماز بھی وقت پہ پڑھنی ہے کہ نہیں۔ تو رات کی عبادت کی طرف، نوافل کی طرف توجہ دلا کر یہ بتا دیا کہ فرائض تو تم نے پورے کرنے ہی ہیں لیکن اگر ہمیشہ کی رضا اور خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنی ہے تو راتوں کو بھی ان دنوں میں عبادت سے سجاؤ رمضان کے بعد بھی اور خاص طور پر ایسے موقعوں پر جب خوشی کے موقعے ہوتے ہیں جب آدمی کو دوسری طرف توجہ زیادہ ہو رہی ہوتی ہے صرف ڈھول ڈھماکوں اور دعوتوں میں ہی نہ وقت گذار دو۔ پس یہ عبادتیں جو ہیں یہ زندگی کا مستقل حصہ بنی چاہئیں۔‘‘

قارئین! مکمل ایک ماہ مسلسل قربانی کا نتیجہ عید الفطر کی خوشی کے رنگ میں ملتا ہے اور بندہ اپنے مولائے حقیقی سے وصال کی عملی شکل نماز عید کی صورت میں ظاہر کر رہا ہوتا ہے۔ جتنا بڑا وصال الٰہی ہوتا ہے عید اُتنی ہی بڑی اور اہمیت کی حامل ہوتی ہے۔

اس امر کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں ’’سچی خوشی یہ ہے کہ وصال ہو، تم دنیا کے کسی گوشہ میں چلے جاؤ عید کے مفہوم میں اختلاف نہیں پاؤ گے اور غم کس کو کہتے ہیں اس کو کہ جدائی ہو، مل جانے کا نام عید ہے جتنا بڑا ملاپ ہوگا اتنی ہی بڑی عید ہوگی لوگ نماز کے لئے جمع ہوتے ہیں یہ بھی ایک عید ہے مگر محلہ کے لوگوں کی۔ لوگ جمعہ کے دن جمع ہوتے ہیں یہ شہر کے لوگوں کی عید ہے اور عید میں علاقہ کے لوگ جمع ہوتے ہیں یہ ان کی عید ہے اور حج میں تمام دنیا کے مسلمانوں کی عید ہے کہ اس میں تمام جہان کے مسلمان جمع ہوتے ہیں اور یہ بڑی عید ہے بتاؤ کہ جب تک حقیقی اجتماع نہ ہو عید کیسے ہو سکتی ہے...... ملنا وہ عید ہے جو ہمارے لئے مفید ہو پس دنیا کے دستور نے بتا دیا کہ عید وہ ہے جس میں ملاپ ہو اور ملاپ بھی وہ جو مفید ہو گویا عید اس وجود سے ملنے کا نام ہے جس سے ملنے سے راحت ہو اور اس سے جدائی غم ہے ماتم ہے...... اب کون ہے وہ وجود جس سے ملنے سے فائدہ ہوتا ہے اپنے اپنے حال پر غور کرو بیوی سے ملنا مفید ہے، بچے سے ملنا خوشی کا باعث ہے، بیوی کا خاوند سے ملنا اس کے لئے مفید، دوست کا دوست سے ملنا مفید ہے، محلہ دار کا محلہ دار سے ملنا خوشی ہے، گورنمنٹ ہمارے لئے مفید ہوتی ہے یہ سب چیزیں اپنی اپنی جگہ مفید ہیں مگر یہ ہر جگہ اور ہر وقت مفید نہیں نہ یہ ہر وقت ہمارے کام آسکتی ہیں یہ ایک ایک ضرورت کو پورا کرتی ہیں مگر سب ضرورتوں کو پورا نہیں کرتیں...... ہر حال میں راحت کے لئے ایک ہی ہستی ہے اور وہ خدا کی ذات ہے جو ہر وقت اور ہر حال میں ہمارے کام آتا اور ہمارے لئے ہر ایک راحت کو میسر کرتا ہے اور کوئی موقع نہیں جو ہم پچھتائیں کہ ہم نے کیوں اس سے تعلق کیا...... محض خدا کی ذات ہے جس سے تعلق پر کوئی شخص افسوس نہیں کر سکتا اور کبھی نہیں کر سکتا۔ پس حقیقی عید کیا ہوئی یہی کہ خدا سے تعلق ہو جائے اس سے ملاقات ہو جائے پھر کوئی برکت نہیں جو حاصل نہ ہو، کوئی راحت نہیں جو میسر نہ آئے بلکہ ایسے شخص کے لئے ہر ایک آن عید ہے۔ پس عید کیا ہے؟ خدا سے ملنا۔ اس لئے عید کے دن سے عبرت حاصل کرو اور خدا سے ملنے کی کوشش کرو ایسی کوشش جو کبھی سست نہ ہو اگر اس کو پا لو گے تو کوئی رنج نہیں جو دور نہ ہو جائے اور کوئی راحت نہیں جو میسّر نہ آئے جس کو خدا تعالیٰ مل جائے اس کو کوئی موت رنجیدہ نہیں کر سکتی۔ کوئی غصہ دکھ نہیں دے سکتا...... پس اگر عید چاہتے ہو تو اس کا ایک ہی طریق ہے اور وہ سفید کپڑے پہننے اور سیویاں کھانے کا نام عید نہیں ہے بلکہ عید یہ ہے کہ خدا سے تعلق ہو جائے اور بندے کی اس سے صلح ہو جائے یہ عید جب آتی ہے تو جاتی نہیں اور اس عید کے دن کی شام نہیں اس کو کوئی زمانہ ہٹا اور ختم نہیں کر سکتا وہ دن ایسا ہے کہ اس کی عید ختم نہیں ہوتی...... دوسری عید جو اس سے چھوٹی ہے مگر ضروری ہے وہ یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ سے محبت رکھنے کا تقاضا یہ ہے کہ اللہ کے بندوں سے محبت کی جائے۔۔۔ ہمارے لئے مکمل عید اور پوری خوشی کا دن وہ ہوگا جس دن تمام دنیا میں سے کوئی شخص ہم سے جدا نہیں رہے گا پس اس کے لئے کوشش کرو اور پوری جدو جہد سے کام لو تا کہ ہمارے لئے حقیقی عید کا دن آئے...... خطبہ عید الفطر فرمودہ ۸/جون ۱۹۲۱ء)

قارئین! سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ اور اب ہمارے موجودہ امام سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہمیں ہر عید سے پہلے یہ بھی توجہ دلاتے ہیں کہ ہم عید کی حقیقی خوشی تب ہی حاصل کر سکتے ہیں کہ جب ہم اپنے غریب بھائیوں کو اور ان کے بچوں کو بھی عید کی خوشیوں میں شامل کر لیں۔ ہدایت یہ ہے کہ امیر احمدی غریب گھروں میں جائیں اور ان کے ساتھ اور ان کے بچوں کے ساتھ ملکر عید منائیں انکو تحائف دیں اور ان کی خوشیوں میں شامل ہوں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے خطبہ عید الفطر 19 جنوری 1999ء میں فرماتے ہیں:۔

’’غریبوں کی عید منائیں جب آپ غریبوں کی عید منائیں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کی عید منائے گا اور سچی عید کی خوشی تبھی نصیب ہوگی جب آپ غریبوں کے دُکھ درد میں شامل ہوں گے‘‘۔

اللہ تعالیٰ ہمیں رمضان کے مبارک مہینہ میں جاری کی گئی نیکیوں کو دوام بخشے اور حقیقی وصال الٰہی عطا کرے نیز غریبوں کی عید ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

(شیخ مجاہد احمد شاستری)

قادیان میں عید الفطر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نماز عید سے پیشتر احباب کے لئے میٹھے چاول تیار کروائے اور سب احباب نے مل کر تناول فرمائے۔ گیارہ بجے کے قریب خدا کا برگزیدہ جری اللہ فی حلل الانبیاء سادے لباس میں ایک چوغہ زیب تن کئے مسجد اقصیٰ میں تشریف لایا جس قدر احباب تھے انہوں نے دوڑ کر حضرت اقدس کی دست بوسی کی اور عید کی مبارکباد دی۔

اتنے میں حکیم نور الدین صاحب تشریف لائے اور آپ نے عید کی نماز پڑھائی اور ہر دو رکعت میں سورۃ فاتحہ سے پیشتر سات اور پانچ تکبیریں کہیں اور ہر تکبیر کے ساتھ حضرت اقدس علیہ السلام نے گوش مبارک تک حسب دستور اپنے ہاتھ اٹھائے۔

ظہر کے وقت حضرت اقدس علیہ السلام تشریف لائے تو کمر کے گرد ایک صافہ لپٹا ہوا تھا۔

فرمایا کہ

کچھ شکایت درد گردہ کی شروع ہو رہی ہے اس لئے میں نے باندھ لیا ہے ذرا غنودگی ہوئی تھی اس میں الہام ہوا ہے۔

تاعود صحت

فرمایا کہ صحت تو اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہوتی ہے۔ جب تک وہ ارادہ نہ کرے کیا ہو سکتا ہے۔

(ملفوظات جلد دوم ایڈیشن ۲۰۰۳ صفحہ ۶۲۷)

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جب بھی مَیں مختلف ممالک کے دوروں پر گیا ہوں اور جماعتوں کے دوروں پر جاتا ہوں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیغام کے ذریعے اسلام کی نئی شان غیروں پر ظاہر ہوتے دیکھتا ہوں۔

ہالینڈ میں غیر مسلم مہمانوں کے ساتھ منعقدہ تقریب کا غیروں پر غیر معمولی اثر اور ملکی اخبارات میں اس کی شاندار کوریج۔

ہالینڈ کی جماعت کو بھی اس قدر کوریج کی اُمید نہ تھی۔ اب ہالینڈ کی جماعت کو اپنے رابطوں کو مزید بڑھانا چاہئے، ان کو وسعت دینی چاہئے اور جو بھی غلط فہمیاں اسلام کے خلاف پیدا کی گئی ہیں، اُنہیں دور کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

آج اسلام کا دفاع اور غیروں پر دلائل کے ساتھ بھر پور حملہ صرف اور صرف جماعت احمدیہ کر سکتی ہے۔

جرمنی میں اس دورہ میں بھی ایک مسجد کا افتتاح ہوا اور تین کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ مساجد کی تعمیر کے ساتھ تبلیغ میں بھی وسعت پیدا ہو رہی ہے۔ اور مَیں ہمیشہ افرادِ جماعت کو یہ کہا کرتا ہوں کہ اس تعارف اور تبلیغ کی وسعت کے ساتھ ان کی ذمہ داریاں بھی بڑھ جاتی ہیں۔

جرمنی میں فوجی افسران کی تربیت کے ایک اہم ادارہ میں ملک سے وفاداری کی اسلامی تعلیم کے موضوع پر خطاب اور سوال و جواب کی مجلس۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس لیکچر کا بھی غیروں پر بہت اچھا اثر ہوا۔

جلسہ سالانہ جرمنی کے کامیاب انعقاد اور اس کے نیک اثرات کا تذکرہ۔

بعض انتظامات میں پیش آمدہ کمیوں کو دور کرنے کے لئے انتظامیہ کو اہم نصائح۔ تمام ملکوں کی جلسہ کی انتظامیہ کو بھی گہرائی میں جا کر ان امور کا خیال رکھنے کی تاکید۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 8/جون 2012ء بمطابق 8/احسان 1391 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔ مورڈن۔ لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل مورخہ 29 جون 2012 کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ خدا تعالیٰ کے آپ کی جماعت کی ترقی کے جو وعدے ہیں وہ ہر احمدی بلکہ مخالفین احمدیت بھی پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں۔ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے کسی بھی ملک میں چلے جائیں وہاں احمدی نظر آتے ہیں۔ چاہے چند ایک ہی ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ: ''اللہ تعالیٰ نے اس جماعت کے لئے وعدہ فرمایا ہے وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ''۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 454 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

''اس حصہ آیت کا آپ کا اور الہام بھی تھا۔ آپ نے اس کی وضاحت براہین احمدیہ میں یوں فرمائی ہے کہ ''اور جو لوگ تیری متابعت اختیار کریں، یعنی حقیقی طور پر اللہ اور رسول کے متبعین میں شامل ہو جائیں، اُن کو اُن کے مخالفین پر کہ جو انکاری ہیں قیامت تک غلبہ بخشوں گا۔ یعنی وہ لوگ حجت اور دلیل کے رو سے اپنے مخالفوں پر غالب رہیں گے''۔

(براہین احمدیہ حصہ چہارم روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 621-620 بقیہ حاشیہ در حاشیہ نمبر 3)

یہ پہلا حصہ جو مَیں نے پڑھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کے لئے وعدہ فرمایا ہے یہ بیان کرنے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''اور خدا کے وعدے سچے ہیں۔ ابھی تو تخم ریزی ہو رہی ہے''۔ (یہ ارشاد آپ کا اکتوبر 1902ء کا ہے، جب آپ نے فرمایا کہ ابھی تو تخم ریزی ہو رہی ہے) فرمایا ''ہمارے مخالف کیا چاہتے ہیں؟ اور خدا تعالیٰ کا کیا منشاء ہے۔ یہ تو اُن کو ابھی معلوم ہو سکتا ہے اگر وہ غور کریں''۔ اللہ تعالیٰ کے منشاء کو معلوم کرنا چاہتے ہیں تو غور کریں تو فوری طور پر ہر ایک کو معلوم ہو سکتا ہے۔ فرمایا ''اگر وہ غور کریں کہ وہ اپنے ہر قسم کے منصوبوں اور چالوں میں ناکام و نامراد رہتے ہیں''۔ پھر آپ فرماتے ہیں۔ ''اگر یہ مخالف نہ ہوتے تو ایسی اعجازی ترقی یہاں بھی نہ ہوتی۔ یعنی اس ترقی میں اعجازی رنگ نہ رہتا۔ کیونکہ اعجاز تو مقابلہ اور مخالفت سے ہی چمکتا ہے''۔ فرمایا ''ایک طرف تو ہمارے مخالفوں کی یہ کوششیں ہیں کہ وہ ہم کو نابود کر دیں۔ ہمارا سلام تک نہیں لیتے اور غائبانہ ذکر بھی نفرت سے کرتے ہیں''۔ بلکہ اب تو ان نفرتوں کی انتہا ہو چکی ہے۔ اور دریدہ دہنی اور مغلظات کی کھلے عام یہ تمام حدود پھلانگ چکے ہیں۔ بہر حال یہ مخالفین کا کام ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ ''دوسری طرف اللہ تعالیٰ حیرت انگیز طریق پر اس جماعت کو بڑھا رہا ہے۔ یہ معجزہ نہیں تو کیا ہے؟'' فرمایا ''کیا یہ ہمارا فعل ہے یا ہماری جماعت کا؟ نہیں، یہ خدا تعالیٰ کا ایک فعل ہے جس کی تہ اور سِرّ کو کوئی نہیں جان سکتا''۔ فرمایا ''یہ خدا کا کام ہے اور اُس کی باتیں عجیب ہوتی ہیں''۔ (ملفوظات جلد دوم صفحہ نمبر 454۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس خدا تعالیٰ کی اس عجیب تائید و نصرت کے نظارے ہم روز دیکھتے ہیں۔ نہ صرف یہ کہ سعید فطرت لوگ جماعت میں داخل ہو رہے ہیں، روزانہ جماعت کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے، جماعت کے نفوس میں بھی برکت پڑ رہی ہے اور اموال میں بھی برکت پڑ رہی ہے۔ اور یہ چیز مخالفینِ احمدیت کو حسد کی آگ میں اور زیادہ جلاتی چلی جا رہی ہے۔ ہر روز پاکستان سے یہی خبریں آتی ہیں۔ نفرتوں اور کینوں اور بغضوں اور حسد نے اس حد تک اندھا کر دیا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصاویر کو بگاڑ کر پیش کیا جاتا ہے۔ گالیاں اُس پر لکھی جاتی ہیں۔ پاؤں کے نیچے روندا جاتا ہے۔ ایک بدبخت نے اپنی دکان کے دروازے پر پائیدان پر یہ تصویر رکھ

دی کہ جو آئے وہ پاؤں رکھ کر آئے۔ بہر حال یہ تو ان کے کام ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ انتظامیہ میں سے بھی بعض شریف النفس لوگ ایسے ہیں جن کو کھڑا کر دیتا ہے اور اُن میں سے اس موقع پر بھی ایک شخص نے، انتظامی افسر نے سختی کی اور آپ کی تصویر وہاں سے اُٹھوائی۔ لیکن ان مخالفین کو یاد رکھنا چاہئے کہ یہ خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے پیارے کی تائید و نصرت فرماتا ہے اور اُس کی غیرت بھی رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی غیرت اپنے پیارے کے ساتھ خبیث فطرتوں کے اس سلوک کا بدلہ لے گی اور ضرور لے گی۔ یقیناً یہ لوگ بھی اور ان کے سردار بھی عبرت کا سامان بنیں گے اور یہ لوگ ایک وقت آئے گا نہ صرف تصویریں بلکہ یہ لوگ خود اس سے بڑھ کر روندھے جائیں گے۔ احمدی تو صبر اور دعا سے کام لے رہے ہیں اور یہی ہماری تعلیم ہے۔ جو بھی انہوں نے کرنا ہے، اپنے زعم میں ہمارے دلوں کو چھلنی کرنے کے لئے جو بھی طریقے استعمال کرنے ہیں یہ کر لیں، ہم تو قانون اپنے ہاتھ میں نہیں لیں گے، نہ لیتے ہیں۔ لیکن جیسا کہ مَیں نے کہا، صبر اور دعا سے کام لیتے ہیں۔ اور لیتے رہیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور یہی ایک احمدی کی شان ہے۔ پس اس شان کو دنیا کے ہر احمدی کو اور خاص طور پر پاکستان کے احمدیوں کو نکھارتے چلے جانے کی ضرورت ہے۔ اپنی دعاؤں میں بہت زیادہ شدت پیدا کریں کہ یہی ہمارے ہتھیار ہیں۔ اس کے علاوہ کوئی اور ہتھیار ہمارے کام نہیں آ سکتا۔ بعض لوگ کہہ دیتے ہیں کہ یہ بھی کیا جائے وہ بھی کیا جائے۔ اپنی دعاؤں کی تو پہلے انتہا کریں۔

بہر حال مَیں جماعت کی ترقی کے بارے میں بات کر رہا تھا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ تائید و نصرت فرماتا ہے اور کس طرح سعید فطرت لوگوں میں ایک انقلاب آ رہا ہے۔ جن کو اسلام سے ذرا بھی محبت ہے، جن کو دین سے ذرا بھی لگاؤ ہے وہ بہر حال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف کھنچے چلے آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کی رہنمائی فرماتا ہے۔ لیکن دنیا دار جن کو مذہب سے تو کوئی دلچسپی نہیں ہے، جن میں سے بعض خدا کے وجود پر بھی یقین نہیں کرتے وہ بھی یہ سوچنے پر مجبور ہیں کہ یہ ایسی جماعت ہے جن کے قدم ہر آن ترقی کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ یہ لوگ یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ تم جو اسلام کی تعلیم پیش کرتے ہو، یہ تعلیم تو لگتا ہے ایک دن دنیا پر غالب آ جائے گی۔

پس جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ یہ خدا کا فعل ہے اور یہ اُس کا کام ہے کہ عجیب عجیب باتیں ظاہر ہوتی ہیں۔ افرادِ جماعت اللہ تعالیٰ کی خاطر جماعت کے کام میں انگلی لگاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ہزاروں ہاتھوں کے کام جتنے اُس کے نتائج پیدا فرما دیتا ہے۔ اور یہی چیز ہے جو دشمن کو حسد کی آگ میں اور زیادہ جلاتی ہے۔ پس ان لوگوں کو یہ حسد ہمارے سے نہیں، یہ خدا تعالیٰ کے فعل سے ہے جو ایسے نتائج فرماتا ہے جو جماعت کی تائیدات کے لئے واضح اور بین ثبوت ہیں۔

پس ان دشمنوں کو، مخالفین کو بھی مَیں کہتا ہوں، کہ تمہارا مقابلہ خدا تعالیٰ سے ہے اور خدا تعالیٰ سے کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اس لئے خوف کرو اور خدا سے ڈرو۔ پھر خدا تعالیٰ کا مقابلہ کرنے والوں کی خاک کا بھی پتہ نہیں چلتا۔ ہم تو اس حسد کے نتیجے میں جو دشمنوں کا، مخالفین کا ہمارے ساتھ ہے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش ہر آن نازل ہوتی دیکھتے ہیں۔ اور یہ لوگ جو ہیں مسلمان کہلانے کے باوجود یہ سوچتے نہیں کہ جماعت احمدیہ کے ہر کام کا نتیجہ تو اسلام کی خوبصورت تعلیم کے غیروں پر ظاہر ہونے کی صورت میں نکل رہا ہے۔ پس یہ نام نہاد علماء اسلام سے محبت کرنے والے نہیں۔ صرف اپنے بندوں سے محبت کرنے والے ہیں اور اپنے مفادات کو چاہنے والے ہیں۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ غیروں پر بھی ہماری باتوں کا اللہ تعالیٰ نیک اثر ظاہر فرماتا ہے جس کا اظہار یہ لوگ برملا ہمارے پروگراموں میں شامل ہو کر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جب بھی مَیں مختلف ممالک کے دوروں پر گیا ہوں اور جماعتوں کے دوروں پر جاتا ہوں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیغام کے ذریعے اسلام کی نئی شان غیروں پر ظاہر ہوتے دیکھتا ہوں۔

جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ گزشتہ دنوں بھی مَیں ہالینڈ اور جرمنی کے جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے گیا ہوا تھا، جن میں شامل ہو کر جہاں افرادِ جماعت سے ملنے اور اُنہیں کچھ کہنے کا موقع ملا وہاں غیروں کے ساتھ بھی کچھ پروگرام ہوئے، اور ان پروگراموں کا اُن غیروں پر بھی نیک اثر قائم ہوا۔ پھر وہ غیر جو جلسہ دیکھنے کے لئے اپنے دوستوں کے کہنے سے شامل ہو جاتے ہیں، اُن پر بھی جماعت کی تعلیم اور نظام کا بہت اثر ہوتا ہے۔ عموماً اپنی روایت کے مطابق سفر کے بعد میں مختصراً سفر کے حالات سناتا ہوں اور جلسوں کے انتظامی معاملات کے بارے میں بھی کچھ کہتا ہوں۔ سو آج پہلے مَیں اپنی بات غیروں کے پروگرام سے شروع کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی جو بارش ہے، یہ اُس کی چند جھلکیاں ہیں جن کو مَیں نے اس سفر میں دیکھا۔

جیسا کہ مَیں نے بتایا کہ ہالینڈ کے جلسے میں بھی شمولیت کی۔ کافی سالوں کے بعد ان کے جلسے میں میں نے شمولیت کی ہے۔ یہاں سے روانہ ہونے سے پہلے، سفر پر روانہ ہونے سے پہلے امیر صاحب ہالینڈ کا، اُن کے جلسے میں شمولیت کے لئے خط آیا تھا کہ آپ آ رہے ہیں، وہ چاہتے ہیں کہ وہاں کے مقامی ڈچ لوگوں کے ساتھ بھی ایک تقریب ہو جائے۔ پہلے تو مَیں نے انکار کر دیا۔ اس کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ مجھے خیال تھا کہ جماعت کے افراد کے پڑھے لکھے اور سنجیدہ طبقے سے اتنے زیادہ رابطے نہیں ہیں۔ پھر چند دن کے بعد مجھے خود ہی خیال آیا کہ یہ علاقہ جہاں ہمارا سینٹر ہے اور جہاں جلسہ منعقد ہونا ہے، یہ اُس دشمنِ اسلام کے علاقے میں ہے جو آئے دن اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بیہودہ گوئی کرتا رہتا ہے۔ اور یہ بڑا اچھا موقع ہے اگر اس علاقے میں سے کچھ سیاستدان اور پڑھے لکھے لوگ، اخباری نمائندے ہمارے فنکشن میں شامل ہو جائیں۔ میرا خیال تھا کہ جماعت چھوٹی سی ہے اس لحاظ سے پندرہ بیس لوگوں کو تو یہ شامل کر ہی لیں گے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے سوا سو سے زیادہ لوگ اس میں شامل ہوئے جن میں علاقے کے ممبر آف پارلیمنٹ بھی تھے، شہر کے میئر بھی تھے، سیاستدان بھی تھے، پڑھے لکھے لوگ بھی تھے اور حیران کن طور پر علاوہ چھوٹے اخباروں کے نیشنل اخبار کے نمائندے بھی تھے۔ ان کے سامنے اسلام کی خوبصورت تعلیم کے چند پہلو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ اور قرآن کریم کی تعلیم کے حوالے سے پیش کئے۔ کیونکہ یہ جو وہاں کا اعتراض کرنے والا سیاستدان ہے ان چیزوں پر ہی وہ اعتراض کرتا ہے۔ وہاں کے میئر نے اور ایم پی نے بھی مختصر خطاب کیا اور مذہبی رواداری اور برداشت کی باتیں کیں۔ بعد میں جیسا کہ میں نے کہا، جب میں نے اسلام کی خوبصورت تعلیم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ پیش کیا تو ایم پی نے جو بعد میں مجھ سے باتیں کیں، اُس نے اسلام کی خوبصورت تعلیم سے کافی متاثر ہو کر اس کا ذکر کیا۔ جیسا کہ میں نے کہا تھا کہ میرے خیال میں ہالینڈ جماعت کے سیاستدانوں سے رابطے نہیں۔ ایم پی کی باتوں سے اس بات کا بھی اظہار ہوا اور تصدیق ہو گئی۔ کہنے لگے آپ لوگ سیاستدانوں اور پڑھے لکھے طبقے سے زیادہ سے زیادہ رابطے میں رہیں۔ اُن کو اسلام کی خوبصورت تعلیم کے بارے میں بتائیں اور پھر اخباروں اور ویب سائٹس پر بھی اس کا ذکر کریں۔ اس طرح انہوں نے نام لئے بغیر یہ اشارہ کیا کہ اگر یہ کارروائی آپ لوگ کریں گے تو وِلڈر (Wilder) جیسے اسلام دشمن لوگوں کے بھی منہ بند ہو جائیں گے اور عوام الناس کو بھی اسلام کی خوبصورت تعلیم کا پتہ چلے گا۔

پس دیکھیں یہاں بھی کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ پورے ہو رہے ہیں کہ خدا کے کام بھی عجیب ہیں۔ یہ خدا کا فعل ہے کہ ایک شخص جو عیسائی ہے، اسلام کی خوبصورت تعلیم اپنے ہم وطنوں کو بتانے کے طریقے بتا رہا ہے۔

پھر اس شریف النفس ایم پی نے جو بڑے پرانے اور منجھے ہوئے سیاستدان ہیں، بہت لمبے عرصے سے ممبر آف پارلیمنٹ چلے آ رہے ہیں، اپنی ویب سائٹ پر بھی میری اور اپنی تصویر کے ساتھ اس فنکشن اور میٹنگ کی تفصیل بیان کی، جو بعد میں ان سے پرائیویٹ ملاقات ہوئی اُس کی بھی تفصیل انہوں نے لکھی اور اس بارے میں مجھے کہہ کر گئے تھے کہ مَیں یہ سب دوں گا تا کہ اسلام کے بارے میں ہمارے ہم وطنوں کی غلط فہمیاں دور ہوں اور جو بعض مفاد پرست لوگ اور سیاستدان اور اسلام دشمن ملک میں یہ نفرتیں پھیلا رہے ہیں، وہ دور ہوں۔

پھر اخبارات نے بھی بڑے اچھے انداز میں اس فنکشن کی تفصیلات اور جو کچھ میں نے کہا تھا، وہ لکھیں۔ وہاں ملک کے دو بڑے نیشنل اخبارات کے نمائندے آئے ہوئے تھے۔ ایک نے تو میرے سے چند منٹ کا انٹرویو بھی لیا۔ وہاں جب وہ نمائندہ اخبار کا اپنے سوال ختم کر چکا، تو مَیں نے اُسے کہا کہ میرے پاس بھی ایک سوال ہے۔ یا میرے سوال یہ ہیں کہ یہ علاقہ جس میں نن سپیٹ ہے، ہمارا سینٹر، مرکز ہے۔ ہالینڈ میں یہ علاقہ بائبل بیلٹ کہلاتا ہے۔ دین کا علم رکھنے والے یہ لوگ ہیں۔ باقی ہالینڈ کی نسبت زیادہ تعداد چرچ جانے والوں کی ہے۔ حضرت عیسیٰ کی آمد اور آمدِ ثانی کے بھی تم لوگ منتظر ہو، اُس کی نشانیاں بھی تم لوگوں کے مطابق کچھ نہ کچھ ہیں اور تمہارے مطابق یہ وقت آ چکا ہے بلکہ گزر گیا ہے۔ تو حضرت عیسیٰ تو نہیں آئے، جو آیا ہے جس کو ہم مسیح موعود مانتے ہیں، اب اس کی آمد پر غور کرو۔ میری اس بات پر اُس کے چہرے پر ذرا سرخی آئی لیکن مسکرا کر چپ ہو گیا۔ اُس نے کچھ کہا نہیں۔ اس بات کے بعد میرا خیال تھا کہ وہ شاید ہمارے فنکشن کے بارے میں خبر نہ لگائے اور اگر لگائے گا بھی تو شاید صحیح حقائق پیش نہ کرے۔ لیکن اگلے دن میرے لئے بھی اور وہاں کی جماعت کے لئے بھی یہ بات حیران کن تھی کہ نہ صرف اُس نے خبر لگائی بلکہ اخبار کے پہلے صفحے پر، پورے پہلے صفحے پر میری تصویر بھی دے دی اور اندر بھی تقریباً ڈیڑھ صفحہ کی اس فنکشن کی خبر، تصویروں کے ساتھ شائع کی۔ اور جلسے کے حوالے سے بڑی تفصیلی باتیں کیں۔ اسلام کی تعلیم کے حوالے سے خبر دی۔ یہ اخبار وہاں کا نیشنل اخبار ہے جو لاکھوں کی تعداد میں پڑھا جاتا ہے۔ پس اس سے اسلام کی خوبصورت تعلیم اس ملک کے لوگوں میں بھی پہنچی۔

اس طرح جیسا کہ مَیں نے کہا ایک اور نیشنل اخبار ہے اُس نے بھی خبر دی۔ لوکل اخباروں نے بھی کوریج دی۔ ان کے چند حصے میں پیش کر دیتا ہوں۔ جو پہلا اخبار ہے ہالینڈ کا نیشنل اخبار 'داگ بلاڈ' Dagblad اس کا نام ہے، اُس نے پہلے تو یہ خبر شائع کی کہ ''امن لانے والا خلیفہ''۔ اور اس کے بعد پھر میرے حوالے سے لکھا کہ حضرت عیسیٰ کی واپسی کے متعلق جماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ آپ وفات پا چکے ہیں اور واپس نہیں آئیں گے۔

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

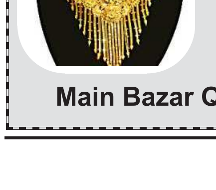

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں

اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

حضرت مرزا غلام احمد کی آمد ہی عیسیٰ کی آمدِ ثانی ہے۔ پھر کافی لمبی تفصیل، مختصر چند فقرے میں پڑھ دیتا ہوں۔ پھر اُس نے لکھا کہ جماعت دنیا میں اپنی تبلیغی مساعی کے نتیجے میں پھیل رہی ہے۔ احمدیوں کے بیانات میں کبھی بھی شدت آمیز الفاظ کا استعمال نہیں کیا جاتا۔ مغربی ممالک میں جماعت کے قیام کی وجہ صرف مشنریز کے ذریعے ہی نہیں بلکہ اپنے آبائی وطنوں میں پیش آنے والے مسائل بھی ہیں۔ اور پھر اُس نے پاکستان سے ہجرت کر کے آنے والے احمدیوں کا ذکر کیا۔ پھر لکھتا ہے کہ افرادِ جماعت کا جماعت کے ساتھ اور آپس میں ایک بہت گہرا تعلق ہے۔ پھر اُس نے جلسہ کی بڑی تفصیلی خبریں دیں۔ پھر یہ میرے حوالے سے لکھتا ہے کہ مَیں نے کیا کہا۔ ’’انہوں نے حاضرین کا دلی شکریہ ادا کیا اور کہا کہ اس بات کے باوجود کہ ہالینڈ میں ایک گروہ ہے جو اسلام کے بارے میں بہت ہی نازیبا باتیں کرتا ہے اور پراپیگنڈہ کرتا ہے لیکن پھر بھی آپ لوگوں نے خود یہاں آ کر اسلام کے بارے میں جاننے کا فیصلہ کیا۔ اصل حقیقت عزت کرنا اور امن قائم کرنا ہے‘‘۔ پھر یہ لکھتا ہے انہوں نے کہا (میرے حوالے سے) کہ ’’مَیں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ ہم کبھی بھی بدلہ لینے کا رجحان نہیں رکھتے۔ ہاں کچھ مسلمان گروہ ایسے ہیں جو اس قسم کے شدت آمیز خیالات رکھتے ہیں‘‘۔ خلیفہ کو اس بات کا اچھی طرح ادراک ہے اور ان مسلمانوں کا یہ عمل مکمل طور پر غلط ہے۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کے بالکل برخلاف ہے۔ پھر لکھتا ہے خلیفہ نے بتایا کہ ’’ان کو ہالینڈ میں ایک دوسرے کے لئے کم ہوتی respect پر تشویش ہے۔ خاص طور پر اگر ایسے لوگ حکومت میں آ جائیں جو دوسروں کے لئے عزت نہ رکھتے ہوں تو پھر مسائل اَور کھڑے ہوں گے‘‘۔ یہ ایک اخبار کی رپورٹ تھی۔

وہاں دوسرا نیشنل اخبار ہے، تراؤ (Trouw)۔ اُس نے بھی یہی سرخی جمائی کہ خلیفہ آئے اور انتہا پسندی کی مذمت کی۔ پھر میرے حوالے سے لکھتا ہے اور بڑا موٹا اُس نے لکھا کہ ’’رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو الزام نہ دیں‘‘ (اس دہشتگردی اور شدت پسندی کا)۔ پھر لکھا کہ جماعت احمدیہ کے عقائد کی رُو سے حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود ہیں۔ اُن کے پیروکار اُنہیں عیسیٰ کی آمد ثانی کے مظہر مانتے ہیں۔ احمدی کہتے ہیں کہ مرزا غلام احمد عیسیٰ کی خصوصیات لئے ہوئے ہیں۔

اس طرح اسلام کا پیغام بھی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا مقصد بھی ان لوگوں کے سامنے بڑے کھلے طور پر، واضح طور پر بیان ہو گیا۔ یہ تفصیلی خبریں ہیں۔

پس یہ دیکھیں خدا تعالیٰ کے کام۔ ایک طرف تو وِلڈر جو اسلام دشمنی میں بڑھا ہوا ہے، دنیا میں اسلام کی تعلیم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف اپنی کتاب کی رونمائی کرتا پھر رہا ہے اور اس کے ملک میں اور نہ صرف ملک میں بلکہ اس کے اپنے علاقے میں، جہاں سے یہ ایم پی بنا ہوا ہے، جماعت احمدیہ کے ذریعے اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خوبصورت امن پسند تعلیم کے بیان سے غلط فہمیاں دور ہو رہی ہیں۔ جہاں تک میری اطلاع ہے اُس کی کتاب کو تو کوئی خاص پذیرائی نہیں ملی۔ لیکن اُس کے اپنے ملک میں اخبارات اور ایم پی کی ویب سائٹ کے ذریعے سے لاکھوں لوگوں تک اسلام کی حقیقی اور خوبصورت تعلیم پہنچی ہے۔

جیسا کہ مَیں نے کہا کہ ہالینڈ کی جماعت کو بھی اس قدر کوریج کی امید نہ تھی۔ پس یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے لیکن شکرانے کے طور پر ہمارا بھی کام ہے۔ اب ہالینڈ کی جماعت کو اپنے رابطوں کو مزید بڑھانا چاہئے، ان کو وسعت دینی چاہئے۔ اور جو بھی غلط فہمیاں اسلام کے خلاف پیدا کی گئی ہیں، اُنہیں دور کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور وِلڈر کے جھوٹ اور کینہ کو کھول کر اُس کے ہم وطنوں کے سامنے رکھنا چاہئے۔

آج اسلام کا دفاع اور غیروں پر دلائل کے ساتھ بھرپور حملہ صرف اور صرف جماعت احمدیہ کر سکتی ہے۔

اس فنکشن میں شامل ہونے والے مہمانوں کے عمومی تاثرات بھی بہت اچھے تھے۔ ہمارے ایک مبلغ جو ناروے سے وہاں گئے ہوئے تھے، اُن کے ساتھ بیٹھے ہوئے ایک شخص نے کہا کہ اسلام کی یہ باتیں تو ہم اور بھی سننا چاہتے ہیں، آپ کے خلیفہ نے تو جلدی اپنا خطاب ختم کر دیا۔ ایک بوڑھے شخص نے کہا کہ جو تعلیم آپ دے رہے ہیں، عیسائیت کو تو یہ تعلیم دینے کا بہت دیر سے خیال آیا تھا۔ بلکہ کہنے لگا کہ دو ہزار سال کے بعد خیال آیا تھا۔ اُس کا مطلب یہ تھا کہ عیسائی بھی ایک لمبا عرصہ مختلف فرقے آپس میں لڑتے رہے ہیں اور جنگیں بھی ہوتی رہیں، فساد بھی ہوتے رہے۔ اب آ کر مختلف فرقوں میں اور ملکوں میں امن قائم ہوا ہے۔ لیکن آپ نے تو امن کے لئے بہت جلد یہ کوششیں شروع کر دی ہیں اور دنیا کو بتانا شروع کر دیا ہے۔ بہرحال اُس نے اپنی نظر سے دیکھا۔ اُس کو یہ تو پتہ ہی نہیں کہ ہم نے آج سے نہیں شروع کیا بلکہ یہ تعلیم تو چودہ سو سال پہلے سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لائے تھے، اُس وقت ہی اس کی بنیادیں قائم ہو چکی ہیں۔

بہرحال اسلام کی غلط تصویر جو ان لوگوں کے سامنے پیش کی جاتی ہے، اس فنکشن سے اُس کا اثر زائل ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ آگے بھی اس کے نیک نتائج پیدا فرمائے اور یہ قوم اسلام قبول کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے آ جائے۔ لیکن اس کے لئے جیسا کہ میں نے کہا افراد جماعت کو بہت زیادہ کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔

ہالینڈ کے بعد پھر جرمنی کا بھی جلسہ ہوا۔ یہ بھی آپ لوگوں نے ایم ٹی اے پر دیکھ لیا۔ جرمنی میں جہاں جلسہ کی مصروفیات ہوتی ہیں وہاں جماعت ہر دورے پر مسجدوں کے افتتاح یا سنگِ بنیاد میں بھی مصروف رکھتی ہے۔ اس دورے میں بھی ایک مسجد کا افتتاح ہوا اور تین کا سنگِ بنیاد رکھا گیا۔ عموماً بنیاد رکھنے کے بعد ایک سال کے اندر مسجد کی تعمیر ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ جرمنی کی جماعت کی یہ توفیق بھی بڑھاتا چلا جائے۔ اب جو مسجدوں کے افتتاح اور سنگِ بنیاد کے موقع پر وہاں جماعت میں ایک اچھی چیز پیدا ہو رہی ہے، وہ یہ ہے کہ ہر فنکشن میں مقامی لوگ، جن میں پڑھا لکھا طبقہ بھی ہوتا ہے، اسی طرح میئر یا ڈپٹی میئر یا سیاستدان اور افسران وغیرہ اُن کو بھی بلاتے ہیں۔ پہلے یہ چیز وہاں نہیں تھی، یہاں تو خیر جو بھی مسجدیں بنتی ہیں ہوتا ہی ہے۔ لیکن جرمنی میں پہلے اس طرح نہیں تھا۔ بہرحال اب ان کو یہ توجہ پیدا ہوئی ہے، اور یہ جماعت احمدیہ کے تعارف کے لئے اسلام کی خوبصورت تعلیم بتانے کے لئے اور تبلیغ کے لئے بڑی اہم چیز ہے۔ ہمارا اصلی کام اسلام کی خوبصورت تعلیم کو دنیا کے سامنے پیش کرنا ہے۔ دنیا کو حق کی طرف آواز دینا ہے۔ پس مساجد کی تعمیر کے ساتھ تبلیغ میں بھی وسعت پیدا ہو رہی ہے اور میں ہمیشہ افرادِ جماعت کو یہ کہا کرتا ہوں کہ اس تعارف اور تبلیغ کی وسعت کے ساتھ اُن کی ذمہ داریاں بھی بڑھ جاتی ہیں۔ اپنی حالتوں کو اسلامی نمونے کے مطابق ڈھالنے کی ضرورت ہے۔

اس دفعہ جماعت کے تعارف کی وجہ سے وہاں جو مزید تعلقات پیدا ہو رہے ہیں، ایک ادارہ جس میں فوجی افسران کی خاص طور پر اخلاقی، سیاسی اور قانونی بنیادوں پر تشکیل اور تربیت کے پروگرام بنائے جاتے ہیں، اُس میں بھی جانے کا موقع ملا۔ اسی طرح ان لوگوں کا جو کام ہے، جرمن معاشرے میں ان کا کیا کردار ہونا چاہئے، پھر یہ لوگ دنیا کے بارے میں بھی معلومات اکٹھی کرتے ہیں، بین الاقوامی ثقافت اور مذہب کے بارے میں بھی وہاں معلومات ہوتی ہیں، اُس کے لئے وہاں لیکچر دیئے جاتے ہیں سیمینارز ہوتے ہیں۔ اسی طرح سول انتظامیہ بھی، افسران وغیرہ پروگراموں میں ان کے ساتھ شامل ہوتی ہے۔ تو اس میں بھی وہاں پروگرام ترتیب دیا گیا تھا، جس میں شامل ہونے کی توفیق ملی۔ ان پروگراموں میں لیکچروں کے لئے بیرونی شخصیات کو بلایا جاتا ہے۔ قانون دان بھی آتے ہیں، مختلف مذاہب کے لوگ بھی آتے ہیں، اور مختلف قسم کے مضامین کے ماہرین بھی آتے ہیں۔ جرمنی کی مسلمانوں کی مرکزی تنظیم کے سربراہ ایمان مازک صاحب ان کو بھی یہاں بلایا گیا تھا انہوں نے وہاں لیکچر دیا تھا۔ تو جب مجھے بھی انہوں نے لیکچر دینے کا کہا، کچھ تھوڑا سا مختصر خطاب کرنے کا کہا، تو مَیں نے وہاں ملک سے وفاداری کی اسلامی تعلیم پر ایک مختصر تقریر کی، اس کے بعد دس پندرہ منٹ کے لئے سوال جواب بھی ہوئے۔ یہاں علاوہ اعلیٰ فوجی افسروں کے شہر کے میئر اور پڑھا لکھا طبقہ عیسائی پادری اور یہودی وغیرہ بھی شامل تھے۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس لیکچر کا اچھا اثر ہوا۔ اسلام کی خوبصورت تعلیم اُن لوگوں تک پہنچی۔ جرمنی کے ہماری جماعت کے سیکرٹری خارجہ داؤد مجوکہ صاحب، انہوں نے مجھے بعد میں ایک دو تبصرے بھجوائے کہ ایک شخص نے کہا کہ مجھے اس بات پر بہت تعجب ہوا کہ کوئی شخص دنیا کو درپیش مسائل کا حل اس طرح آسان طریق پر سمجھا سکتا ہے۔ تو یہ تو اسلام کی خوبصورت تعلیم ہے جس کو صحیح طرح بیان کیا جائے تو ہر ایک کو سمجھ آ جاتی ہے۔ پھر ایک نے کہا کہ آپ کے خلیفہ کی تقریر نے کئی باتیں واضح کر دیں۔ آپ کا اسلام کے متعلق جو تصور ہے اُس کے پیشِ نظر مسلمانوں کی انٹیگریشن ضرور ممکن ہے۔ (یہ سوال آجکل یورپ میں ہر جگہ اُٹھتا ہے کہ مسلمان ہمارے درمیان انٹیگریٹ نہیں ہو سکتے۔ ہمارے اندر، ان کی ایک علیحدگی ہے) تو یہ سننے کے بعد کہتا ہے، یہ تو بالکل غلط تصور ہے جو لوگوں میں، مغربی معاشرے میں پیدا ہو گیا ہے۔ اسی طرح بعض نے اسلام کی خوبصورت تعلیم پر حیرت کا اظہار کیا۔

پس اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق کے ماننے والوں کا ہی کام ہے کہ اسلام کی حقیقی اور خوبصورت تعلیم کو دنیا کے سامنے پیش کریں اور اسلام پر اعتراض کرنے والوں کے منہ بند کرائیں۔ اکثر افسران نے مجھے بھی اور ہمارے ساتھیوں کو بھی کہا کہ اس تقریر کو تحریری صورت میں ہمیں مہیا کرو۔ جرمن جماعت اس کا جرمن زبان میں ترجمہ کر رہی ہے، پھر اُن کو بھیج دے گی۔

پھر جرمنی کے جلسہ میں ایک جو اُن کی مستقل روایت بن چکی ہے، جرمن یا غیر احمدی، غیر مسلم مہمانوں کے ساتھ ایک پروگرام ہوتا ہے۔ اس میں بھی پانچ چھ سو افراد عورتیں مرد اکٹھے ہو جاتے ہیں، جمع ہو جاتے ہیں۔ یہاں مجھے بھی کچھ کہنے کا موقع ملتا ہے۔ اس دفعہ بھی اسلام کی تعلیم، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا مقصد، حالاتِ حاضرہ اور دنیا جو خدا کو بھولنے لگی ہے، اور اس وجہ سے تباہی کی طرف جا رہی ہے، اُس کے بارے میں بتانے اور اُس سے ہوشیار کرنے کی توفیق ملی۔ اور پھر ہر شخص کا اس تباہی کے بچنے کے لئے کیا کردار ہونا چاہئے؟

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)

Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900, E-mail: jk_jewellers@yahoo.com

Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

اس بارے میں بھی بتایا۔ یہ تقریر براہِ راست ایم ٹی اے پر آ چکی ہے۔ آپ نے سن لی ہوگی۔ اس پروگرام میں بھی جیسا کہ مَیں نے کہا پانچ سو سے اوپر جرمن اور دوسرے غیر مسلم، غیر از جماعت افراد شامل ہوئے جن پر اس کا کافی اچھا اور نیک اثر ہوا۔

پھر مختلف ممالک سے آئے ہوئے غیر از جماعت احباب سے بھی ملاقاتیں ہوئیں۔ اُن میں سب سے بڑا وفد بلغاریہ سے آیا تھا، جہاں سے تقریباً اسّی ((80 احباب وخواتین آئے تھے، جن میں صرف تیرہ یا چودہ احمدی تھے باقی اکثریت دوسرے مسلمانوں کی تھی۔ چند ایک اُن میں سے عیسائی تھے۔ تمام لوگ جلسہ کی کارروائی، تقاریر، ڈسپلن وغیرہ سے بہت متاثر تھے۔ ہر سال کافی تعداد میں نئے لوگ مختلف ملکوں سے آتے ہیں۔ اور بلغاریہ سے بھی آتے ہیں اور عموماً جلسہ دیکھ کر متاثر ہو کر جاتے ہیں۔ اور بعض کے لئے یہ جلسہ سینے کھولنے کا باعث بھی بن جاتا ہے۔ بلغاریہ سے آئے ہوئے وفد سے جو باتیں ہو رہی تھیں تو اُن میں سے ایک نوجوان نے مجھے کہا کہ آپ لوگ کہتے ہیں کہ اللہ کا خوف رکھو اور اس خوف کے تحت ہم کام کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی خاطر کام کرنا چاہئے اور اس کے لئے ہم کام کرتے ہیں تو آپ کے پاس اس کا کیا ثبوت ہے۔ تو مَیں نے کہا باقی باتیں تو ایک طرف ہیں، افریقہ میں ہم مختلف علاقوں میں اور دور دراز دیہاتوں میں جا کر بلاتخصیص مذہب اور قوم کے وہاں کے لوگوں کی خدمت کر رہے ہیں۔ اور اس کی معلومات دنیا میں ہر جگہ موجود ہیں، اگر تم چاہو تو تمہیں مل سکتی ہیں۔ یہی کافی ثبوت ہے۔ ہم نے ان لوگوں سے کچھ لینا تو نہیں۔ ہاں ایک کوشش ہوتی ہے کہ کسی طرح یہ لوگ خدائے واحد کے حقیقی عبادت گزار بن جائیں۔ تو ہماری تو یہی کوشش ہے جس کے لئے ہم کام کر رہے ہیں۔

بلغاریہ وہ ملک ہے جہاں چند سال سے جماعتی تبلیغ اور ہر قسم کی ایکٹوِیٹیز (Activities) پر پابندی ہے، وہاں جماعت رجسٹرڈ بھی نہیں۔ حکومت مُلّاں کے زیرِ اثر ہے اور کہا یہ جاتا ہے کہ مسلمانوں کے اندرونی فتنے کو ختم کرنے کے لئے اور فسادوں کو ختم کرنے کے لئے ہم ایسا کرتے ہیں کہ ایک ہی خطبہ پڑھا جائے اور سارے ایک فرقے کے لوگ ہوں۔ حالانکہ وہاں اس پر عملاً ایسی صورتحال نہیں ہے۔ اصل میں یہی ہے کہ بعض عرب ملکوں سے جو امداد یہ لیتے ہیں، اُس کی وجہ سے اُن کو برداشت نہیں کہ احمدیوں کو تبلیغ کا موقع دیں اور اس سے ان کی چوہدراہٹ ختم ہو جاتی ہے۔ لیکن اس کے باوجود بھی وہاں ہر سال بیعتیں ہوتی ہیں۔

اسی طرح مالٹا، سپین، ترکی، بوسنیا وغیرہ کے آئے ہوئے احمدیوں اور غیر از جماعت افراد سے بھی ملاقاتیں ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان سب پر جلسہ کا بہت اچھا، گہرا اور نیک اثر تھا۔

اس مرتبہ مَیں نے نومبائعین کی بیعت بڑے ہال میں کروائی تھی۔ ہر سال وہاں نومبائعین آتے ہیں اور بیعت کرتے ہیں لیکن عموماً جب اُن سے علیحدہ میٹنگ ہوتی تھی تو وہاں بیعت ہوا کرتی تھی۔ اس دفعہ مَیں نے کہا کہ بڑے ہال میں بیعت کر لیں تاکہ دوسرے بھی شامل ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ بیعت کا نظارہ بھی بڑا ایمان افروز ہوتا ہے۔ ایک صاحب جن کا کافی عرصے سے جماعت سے رابطہ تھا، غالباً ایران کے ہیں، وہاں بیٹھے ہوئے تھے۔ سب میٹنگوں میں شامل ہوئے۔ بیعت کا ان کا ارادہ نہیں تھا۔ لیکن جب بیعت شروع ہوئی تو کہتے ہیں کہ کسی قوت نے میرا ہاتھ آگے بڑھا دیا اور مَیں نے بھی آگے بڑھ کے ہاتھ رکھ دیا اور بیعت کر لی۔ اُس کے بعد کہنے لگے کہ یہ وقتی جذبہ نہیں تھا۔ اب مَیں پکّا احمدی ہوں اور انشاء اللہ تعالیٰ اپنے عہدِ بیعت پر قائم رہوں گا اور اس کو نبھاؤں گا۔ کہتے ہیں ایک نیا جوش اور ولولہ میرے اندر ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے ایمان و ایقان میں ترقی دے اور جو برکات جلسہ کی ہر ایک نے حاصل کی ہیں، وہ دائمی برکات ہوں۔

بہرحال جرمنی کا جلسہ عمومی طور پر بہت اچھا رہا۔ جہاں تک مَیں نے بیچ بیچ میں سے بعض دفعہ ایم ٹی اے پر تقریریں سنی ہیں، تقریروں کا معیار بھی بہت اچھا تھا۔ بڑی برکتوں کو سمیٹنے والا اور سمیٹ کر پھر بکھیرنے والا یہ جلسہ تھا۔ جلسہ کی تیاری کے لئے سارا سال انتظامیہ مصروف رہتی ہے اور باوجود اس کے کہ جرمنی کا جلسہ جو ہے اُس کے تمام انتظامات تقریباً ایک چھت کے نیچے ہی ہوتے ہیں پھر بھی وقارِ عمل اور کام کچھ نہ کچھ کرنا پڑتا ہے۔ اس سال پاکستان سے آئے ہوئے نئے اسائلم سیکرز (Assylum Seakers) نے بھی بڑے جوش سے کام کیا۔ انتظامیہ نے بتایا کہ اگر انہیں دو سو کی ضرورت ہوتی تھی، بلواتے تھے تو چار سو والنٹیئر کام کرنے کے لئے آ جاتے تھے۔ اللہ کرے کہ کیس پاس ہو جانے کے بعد بھی اُن کا یہ جوش وجذبہ اس طرح ہی قائم رہے۔ ابھی تو پاکستان کے حالات اور ایک عرصے سے محرومی کا بھی اثر ہے۔ لیکن کیس پاس ہونے کے بعد بھی حقیقی شکرگزاری خدا تعالیٰ کی یہی ہے کہ ایک تو اللہ تعالیٰ کی عبادت سے غافل نہ ہوں اور دوسرے دنیا کی خاطر جماعت کے کام کو پسِ پشت نہ ڈالیں۔ خلافت سے وفا اور محبت کا تعلق رکھیں۔ اس کا بھی تجربہ ہر سال نیا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو بھی بڑھاتا چلا جائے۔

انتظامات کے تعلق سے بھی بعض باتیں بیان کر دیتا ہوں کیونکہ مجھے بعد میں وہاں ان کو بیان کرنے کا موقع نہیں ملا۔ اس کا فائدہ باقی دنیا کو بھی ہو جاتا ہے۔

انتظامی لحاظ سے عموماً تو تمام انتظامات اچھے ہی رہے ہیں۔ لیکن جیسا کہ بڑے انتظامات میں ہوتا ہے، بعض شکایات بھی پیدا ہوتی ہیں۔ میں نے جرمنی میں بھی اپنے اس جلسہ کے پہلے خطبہ میں بھی اس کا ذکر کیا تھا۔ شکایات بعض شعبہ جات کے متعلق زیادہ ہیں جن میں سے ایک ضیافت کا شعبہ ہے اور یہ بہت اہم شعبہ ہے۔ کھانے میں یا تو کمی رہی ہے یا کھانا کھلانے کا انتظام صحیح نہیں تھا۔ لوگوں کو لمبا انتظار کرنا پڑا اور بعض تنگ آ کر، بجائے اس کے کہ لمبی لائنوں میں لگیں بازار سے ہی کچھ کھا لیتے تھے۔ عورتوں میں بھی یہی صورتحال تھی۔ بچوں کو بھی اس وجہ سے پریشانی ہوئی۔ کارکنان اور کارکنات کو بھی بعض دفعہ کھانا نہیں ملتا رہا۔ اکثر عورتوں میں بھی خاص طور پر اپنے طور پر انتظام کرنا پڑا۔ جب پہلے دن یا ایک وقت میں یہ صورت پیدا ہوئی تھی تو افسر جلسہ سالانہ کا اور اُن کی انتظامیہ کا کام تھا کہ فوری اقدام کرتے۔ وجہ معلوم کرتے کہ کیا وجہ ہو رہی ہے؟ شاید انہوں نے اس بارے میں کوشش کی بھی ہو لیکن اس کے بہتر نتائج بہرحال نہیں نکلے اور آخری دن تک یہی کمی محسوس ہوتی رہی۔ انتظامیہ کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے اور یہ پاکستان میں بھی ہمیشہ طریق رہا ہے اس طرح ہی ہوتا تھا کہ روزانہ رات کو افسر جلسہ سالانہ تمام نائب افسران اور ناظمین کے ساتھ میٹنگ کرتا ہے، جس میں ہر شعبہ کا جائزہ لیا جاتا ہے کہ کہاں کہاں کمیاں رہ گئی ہیں۔ اُن کو کس طرح اگلے دن پورا کرنا ہے۔ لنگر خانے کا جائزہ ہوتا ہے کہ کتنا کھانا پکا اور کتنے مہمانوں نے کھایا؟ کمی ہوئی یا زائد پکانا پڑا یا زائد بچ گیا؟ اس کے مطابق پھر اگلے دن کا حساب ہوتا ہے۔ شعبہ مہمان نوازی کا کام ہے کہ بجائے باتوں کو ٹالنے کے افسر جلسہ سالانہ کے علم میں لائے کہ آج اتنے لوگوں اور مہمانوں نے یا کارکنوں نے کھانا کھایا اور اتنوں کو کھانا نہیں مل سکا۔ وجوہات کیا ہوئیں؟ یہ تو پھر انہوں نے، بعض دوسرے شعبوں نے طے کرنی ہیں۔ باقاعدہ اس کا ریکارڈ رکھنا چاہئے۔ اس جائزے سے پھر اگلے دن یا اگلے وقت کھانے میں بہتری پیدا کی جا سکتی ہے۔ اگر یہ باقاعدہ میٹنگ اور اگلے دن کی پلاننگ ہوتی تو فوری طور پر بہتر صورت پیدا ہو سکتی تھی۔

اسی طرح ایک شعبہ معائنہ بھی ہوتا ہے اور افسر جلسہ سالانہ کا اپنا بھی شعبہ ہوتا ہے اور معاونین ہوتے ہیں، جو مختلف جگہوں میں جا کر معائنہ کرتے ہیں اور جائزہ لیتے ہیں کہ صحیح کام ہو رہا ہے یا نہیں۔ اگر ہنگامی نوعیت کا معاملہ ہو تو اُسی وقت اصلاح کی کوشش کی جاتی ہے۔ تو بہرحال اس شعبہ کو زیادہ بہتر کرنے کی ضرورت ہے۔

اسی طرح جلسہ گاہ میں غسل خانوں، ٹائلٹس وغیرہ کی کمی کو بھی محسوس کیا گیا حالانکہ اس کمپلیکس (Complex) میں بیشمار غسل خانے اندر بنے ہوئے ہیں لیکن شاید کسی وجہ سے کھولے نہیں گئے۔ بعض بوڑھی عورتوں اور مردوں کو بھی تکلیفوں کا سامنا کرنا پڑا، مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ حالانکہ بیماروں اور معذوروں کے لئے علیحدہ اور بہتر انتظام ہو سکتا تھا اور ہونا چاہئے تھا اور ان ملکوں میں تو ہوتا ہے۔ ڈیوٹی والوں اور ڈیوٹی والیوں کو بھی چاہئے کہ ان جگہوں پر خاص طور پر اصولوں کی اتنی سختی نہ کیا کریں۔ آپ کا کام ہر ایک کو سہولت مہیا کرنا ہے۔ انتظامیہ کو چاہئے تھا کہ اگر پہلے غسل خانے کھولنے کی اجازت نہیں لی تھی تو حالات کے پیشِ نظر فوری طور پر اجازت لے لیتے۔ اگر کرائے کا مسئلہ تھا، پیسہ بچانا تھا تو پیسہ بچانا بہت اچھی چیز ہے لیکن ہمیشہ ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ مہمانوں کی مہمان نوازی کی کمی کی قیمت پر ہم پیسہ نہیں بچا سکتے۔ یہ نہیں ہے کہ مہمان نوازی میں کمی کر کے پیسہ بچایا جائے۔ مہمانوں کی مہمان نوازی بہرحال ہر چیز پر فوقیت رکھتی ہے۔ اگر افسر جلسہ سالانہ کی ایک خاص ٹیم جائزے لیتی رہتی تو یہ جو کمی یہاں پیدا ہوئی ہے یا بعضوں کو مشکلات سامنے آئیں، وہ نہ آتیں۔

اسی طرح بعض غیر ملکی مہمانوں کی طرف سے بھی شکایت ہے۔ بعض غیر ملکی یورپ کے دوسرے ملکوں سے نومبائع آئے، اُن کو کوئی پوچھنے والا نہیں تھا جس کی وجہ سے ایک آدھ تو ناراض ہو کر واپس بھی چلے گئے۔ اول تو جس ملک سے آئے تھے، اُن کے امیر اور مربی کا یا نگران کا کام تھا کہ ساتھ لائے تھے تو پوری مدد کرنی چاہئے تھی۔ اور اگر ساتھ نہیں آئے تھے تو پھر ملنے کی جگہ اور انتظامات کی مکمل معلومات اُنہیں فراہم کرنی چاہئیں تھیں۔

پھر شعبہ استقبال اور مہمان نوازی کا بھی کام ہے۔ رہائش کے شعبہ کا بھی کام ہے کہ پارکنگ وغیرہ میں مکمل رابطہ ہوتا اور رہنمائی کا انتظام ہوتا۔ اسی طرح نومبائعین یا مہمان جو لائے گئے اُن کی جلسہ کے بعد واپسی کا ٹرانسپورٹ کا بھی باقاعدہ انتظام نہیں تھا۔ بعض کو رات دس بجے تک انتظار کرنا پڑا۔ حالانکہ شعبہ استقبال کو واپسی

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143

JMB

M/S ALLIA EARTH MOVERS

(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200
Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis

Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

Tel.: 0671-2112266. (M) 9437078266, 9437032266, 9438332026, 943738063

کے لئے ٹرانسپورٹ کا انتظام کرنا چاہئے تھا۔ بہرحال اگر چند ایک کو بھی ان انتظامی کمزوریوں کی وجہ سے کسی بھی قسم کی تکلیف سے گزرنا پڑا تو یہ قابلِ توجہ ہے۔ اس کی اصلاح کی آئندہ کوشش ہونی چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مہمانوں کی مہمان نوازی کا واقعہ تو ہم سناتے ہیں کہ کس طرح منی پور سے مہمان آئے، لنگر خانے میں آ کر اُترے اور وہاں خدمتگاروں نے اُن کا سامان نہیں اُتارا۔ کہہ دیا کہ خود ہی سامان اُتار دیا اور کچھ باتیں ہوئیں۔ وہ ناراض ہو کر چلے گئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم میں جب آیا تو آپ بڑی تیزی سے اُن کے پیچھے پیچھے گئے اور بڑے فاصلے پر جا کر، کہتے ہیں نہر کے قریب جا کر، ٹانگے میں جا رہے تھے اُن کو روکا اور وہاں جا کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام واپس لے کر آئے، اور وہاں آ کے خود ہی اُن کا سامان اُتارنے لگے۔ (ماخوذ از سیرت المہدی جلد دوم حصہ چہارم صفحہ نمبر 57-56 روایت نمبر 1069)

تو یہ نمونے ہیں مہمان نوازی کے جو ہمارے سامنے ہیں۔ اس کو ہمیشہ جماعتی شعبوں کو جماعتی نظام کو اور ہر احمدی کو اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔ پس ہمیں اپنے معیاروں کو بلند کرنے کی ضرورت ہے۔ مَیں نے شروع میں بھی پہلے خطبہ میں وہاں جرمنی میں ان باتوں کی طرف مختصراً توجہ دلائی تھی۔ اگر کچھ نہ کچھ اُس پر غور کیا ہوتا تو بعض جگہ جو کمیاں ہوئی ہیں یا بعضوں کو جو تکلیف پہنچی ہے، یہ نہ ہوتی۔ ان چیزوں سے انتظامیہ کے جو دوسرے اچھے کام ہوتے ہیں، اُن کا بھی اثر زائل ہو جاتا ہے۔

تمام دنیا میں جلسے ہوتے ہیں۔ یہاں یوکے میں بھی انشاء اللہ تعالیٰ جلسہ ہوگا جو اب تقریباً مرکزی جلسہ کہلاتا ہے۔ تو اسی طرح ان کو بھی اور تمام ملکوں کی جو جلسہ کی انتظامیہ ہے، اُن کو بھی گہرائی میں جا کر ان باتوں کو اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔ یہ نہ سمجھیں کہ ایک ملک میں یہ واقعہ ہو گیا اور ہمارے ساتھ نہیں ہے۔ ہر جگہ جہاں جہاں جس جس شعبہ میں کمزوریاں اور کمیاں ہیں، وہاں پوری ہونی چاہئیں تا کہ جلسہ کے نیک اثرات جو ہیں وہ ہر جگہ قائم رہیں۔

خواتین کے ضمن میں بھی بتا دوں کہ عمومی طور پر مین ہال (Main Hall) میں تو خاموشی تھی لیکن بچوں کے ہال میں یہی رپورٹ ملتی رہی جس کا مَیں نے وہاں ذکر بھی کیا تھا کہ بچوں کے شور کے بہانے عورتیں خود بھی زیادہ بولنے لگ جاتی ہیں جو نہیں ہونا چاہئے۔ آئندہ سے اس کی احتیاط ہونی چاہئے۔ بہرحال ان سب کے باوجود جیسا کہ میں نے شروع میں کہا تھا کہ جلسہ عمومی طور بہت اچھا تھا۔ پروگرام بھی بڑے اچھے ہوئے۔ تقریریں بھی اچھی ہوئیں۔ لوگوں کا جوش و جذبہ بھی اچھا تھا۔ اللہ تعالیٰ اس کی برکات بھی ہمیشہ قائم رکھے۔ سب شامل ہونے والوں کو اُن کارکنان کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہئے جنہوں نے اُن کی خاطر ڈیوٹیاں دیں، وقت دیا، محنت کی۔ اللہ تعالیٰ اُن سب کو جزا دے اور کارکنان اور کارکنات کو بھی خدا تعالیٰ کا شکر گزار ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کا موقع دیا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو ہمیشہ اور ہر احمدی کو ہمیشہ ایک دوسرے کی ہمدردی اور خدمت کے جذبے سے سرشار رکھے۔ ۞ ۞ ۞

تائید الٰہی کا ایک واقعہ

اسد سلطان غوری۔ امیر جماعت احمدیہ شمالی کرناٹک

اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ یہ وعدہ ہے کہ اِنِّیْ مُھِیْنٌ مَّنْ اَرَادَ اِھَانَتَکَ یعنی جو تیری ذلت چاہے میں اُسے ذلیل کروں گا اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ حضرت مسیح موعودؑ کی زندگی میں بھی پورا ہوتا رہا ہے مخالفین نے آپ کی مخالفت میں کیا کیا سازشیں نہیں کیں۔ آپؑ پر قتل کا مقدمہ دائر کیا۔ کفر کے فتوے جاری کئے۔ جھوٹے الزامات لگائے اور جھوٹے مقدمات کروائے یہاں تک کہ دجال اور کافر کے نام سے پکارا۔ کئی قسم کی گالیاں دی گئیں جماعت کی ترقی میں رکاوٹیں پیدا کرنی چاہیں لیکن اخیر کار انجام کیا ہوا؟

خدا تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق ہر میدان میں ہر جگہ آپ کے دشمن ہی ذلیل و خوار ہوئے اور آپ کے ساتھ ہمیشہ تائیدات الٰہی شامل حال رہی۔ آج بھی حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دور خلافت میں احمدیت کی ترقی دن دوگنی رات چوگنی ہو رہی ہے اللہ تعالیٰ مخالفین احمدیت کی اُمیدوں کو ناکام و نامراد کرتے ہوئے اِنِّیْ مُھِیْنٌ مَّنْ اَرَادَ اِھَانَتَکَ کا مصداق بنا رہا ہے اور نئے نئے ایمان افروز واقعات کے ذریعہ جماعت احمدیہ کی صداقت کو ظاہر فرما رہا ہے۔ ایسے ہی نشانات میں سے ایک نشان پیش کیا جا رہا ہے۔

سرکل یلبرگہ شمالی کرناٹک کی ایک دیہاتی جماعت ’’کاگنور‘‘ میں ہمارے معلم صاحب نومبائعین کی تعلیم و تربیت کا کام نہایت عمدگی کے ساتھ سرانجام دے رہے تھے کہ تبھی مخالفین احمدیت کی راتوں کی نیند اُڑ گئی اور وہ احمدیت کی ترقی نہ دیکھتے ہوئے سخت مخالفت کرنے لگے جس میں وہ ناکام و نامراد رہے۔

اس کے بعد اس نومبائع جماعت کے قائد مکرم راجہ بخش صاحب بعمر ۳۳ سال جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۱۰ میں شرکت کی غرض سے قادیان تشریف لے گئے۔ وہاں سے واپس آنے کے بعد جلسہ سالانہ اور دیگر مقامات مقدسہ سے بہت متاثر ہوئے۔

اور جو جو دعائیں انہوں نے مقامات مقدسہ میں کی تھیں اللہ تعالیٰ نے اُن دُعاؤں کو قبولیت کی جگہ دی۔ ان کی تمام تر پریشانیاں دور ہو گئیں۔ اور گھر میں اور کھیت کی فصل میں غیر معمولی برکت ہونے لگی۔ اور ساتھ ہی قائد صاحب کی یہ خواہش تھی کہ میں اپنے دو بھائیوں کی اسی سال شادی کروں۔ چنانچہ ان کی شادیاں بھی ہو گئیں۔ اس کے بعد محترم قائد صاحب نے باقاعدگی کے ساتھ حضور انور کی خدمت میں دعائیہ خطوط بھی لکھنا شروع کر دیئے۔

اس کے بعد ہمارے معلم سے ایک موقعہ پر کہنے لگے۔ مولوی صاحب یہ سب کچھ گھر میں جو بہت سی تبدیلیاں ہوئیں ہیں وہ جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت کرنے اور مقامات مقدسہ میں دعائیں کرنے سے ہوئی ہیں۔ اس لئے اب میں نے دل میں یہ عزم کر لیا ہے کہ میں ہر سال جلسہ سالانہ میں شرکت کروں گا۔

اس کے بعد جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۱۱ میں شرکت کرنے کیلئے موصوف نے اپنے بھائی مکرم حسین پیر صاحب کو تیار کیا۔ مکرم حسین پیر صاحب ہمارے معلم صاحب کے ساتھ ٹکٹ کرانے کیلئے قریب کے شہر ہلڈگلی کو تشریف لے گئے۔ ان کے ساتھ اور ایک خادم بھی تھے۔ جب یہ خبر مخالفین احمدیت کو پہنچی تب ان کے کان کھڑے ہو گئے۔ اور اُس شہر میں مکرم محبوب صاحب کاناھلّی نامی تبلیغی جماعت کے ایک مولانا آ کر قادیان جانے والوں کو روکنے کی غرض سے طرح طرح کی جھوٹی باتیں کر کے ڈرانے اور دھمکانے لگے۔ اور حضرت مسیح موعودؑ کی شان میں گستاخیاں کیں جماعت کو برا بھلا کہا۔ اُسی رات اُس پر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہوا، اور وہ مولوی الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عبرت ناک نشان ثابت ہوا۔ اچھا خاصہ نوجوان محبوب صاحب کاناھلّی جس کی عمر ۳۴ سال تھی۔ اُسی روز جب رات کو گھر جا کر سو گیا پھر وہ صبح اُٹھ نا پایا۔ اسی جگہ رات وہ مر گیا۔ اس کے بعد اُس کی لاش کو ھیڈگلی کے سنی مسلمان اور اہل حدیث مسلمانوں نے اپنے قبرستان میں دفنانے سے بالکل منع کر دیا۔ دوسرے گاؤں کے تبلیغی جماعت کے لوگوں نے آ کر بہت گزارش کی مگر انہوں نے اپنے قبرستان میں جگہ دینے سے بالکل انکار کر دیا۔ اس کے بعد اُس مولوی کی لاش کو اسی کے گاؤں لے جا کر دفن کیا گیا۔

اس ایمان افروز واقعہ کی خبر پورے علاقہ میں پھیل گئی اور لوگوں نے یہی کہا کہ اس نے جماعت احمدیہ کے لوگوں کی مخالفت کی اسی لئے ذلت کی موت مر گیا کاگنور جماعت کے نومبائع لوگ بھی یہ کہنے لگے کہ جماعت احمدیہ ایک سچی جماعت ہے اور اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے یہ نشان دکھایا اور ہمارے ایمانوں میں مضبوطی پیدا کر دی ہے۔

پس اس کے بعد محترم قائد صاحب کے بھائی حسین پیر صاحب جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۱۱ میں پہلی مرتبہ شرکت کی غرض سے تشریف لے گئے اور تمام مقاماتِ مقدسہ کی زیارت کی۔ مگر جب بیت الدعا میں تشریف لے گئے تو بیت الدعا سے واپس آنے پر موصوف نے ہمارے معلم صاحب کو بتایا کہ جب میں بیت الدعا کے اندر دعا کیلئے چلا گیا تو اندر داخل ہوتے ہی ایسا محسوس ہوا کہ کسی نے مجھے پیار سے پکڑ لیا ہے۔ اور اسی وقت میرا دل درد سے بھر آیا۔ اور میں بے اختیار رونے لگا۔ اور دعا کرنے لگا اور میں نے اپنی زندگی میں ایسا کبھی بھی محسوس نہیں کیا جیسا بیت الدعا میں جانے کے بعد کیا ہے۔ اور اس کے بعد بخیر و عافیت واپس تشریف لے آئے۔

اس طرح سے اللہ تعالیٰ نے اپنا روشن نشان دکھایا اور مخالف کو جلد ہی اس کی سزا دی۔ اور نیک روحوں کی اپنی طرف رہنمائی فرمائی۔ پس دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ تمام نومبائعین کو استقامت عطاء کرے اور ہمارے مبلغین و معلمین کرام کا حافظ و ناصر رہے۔

بلاتبصرہ

پاکستان کے معروف کالم نگار اور ٹی وی اینکر جاوید چوہدری اخبار ’’ایکسپریس‘‘ 14 جون 2012ء میں اپنے کالم میں لکھتے ہیں:

’’ہم شک پروپیگنڈے اور کسی کو تسلیم نہ کرنے کی بدعت کے اس قدر شکار ہو چکے ہیں کہ ہم اب لوگوں کی نمازوں تک میں کیڑے نکال لیتے ہیں۔ **مجھے ایک صاحب کسی کے بارے میں بتا رہے تھے وہ قادیانی ہے۔ میں نے پوچھا تمہیں کیسے پتہ چلا۔ اس نے جواب دیا۔ وہ بار بار کلمہ پڑھتا ہے اور ایسا کرنے والے لوگ قادیانی ہوتے ہیں۔** میں سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔‘‘ (الفضل انٹرنیشنل ۱۳ جولائی ۲۰۱۲ صفحہ ۲۰)

Flat For Sale

White Avenue, Near Mohalla Ahmadiyya Qadian

Valued By: Tamirat Department Sadr Anjuman Ahmadiyya Qadian

Covered Area: 1125 Sq Ft. (Fully Completed)

(2 Bed rooms, 1 Living room, 1 Bath room, 1 kitchen)

(14'x14' 20'x21' 10'x12' 12'x12')

Value Ground Floor: 13,79500/-

Ist Floor: with 150 Sq Ft. with Balcony 13,99500/-

Contact: 9815340778, 0044-7404528275

e-mail: sonybuttar1@hotmail.com

آج اپنے رمضان کو بھولنے کا نہیں بلکہ یاد رکھنے کا عہد کریں تو ہماری عید مبارک عید ہے۔

حقیقی عید کا اظہار ایک مومن سے اس وقت ہوتا ہے جب وہ اپنی زندگی خدا کی خاطر بیچنے والا ہو۔

اگر رمضان میں سچی توبہ کی ہے تو پھر ہمارا ہر دن عید کا دن ہے

ایمان کامل کرنے کے لئے کامل اطاعت کا نمونہ دکھانا ضروری ہے۔ یہ نہیں کہ اپنا فائدہ ہو تو نظام جماعت کی طرف دوڑو اور اگر اپنے خلاف فیصلہ کی توقع ہو تو پھر ملکی عدالتوں کی طرف چلے جاؤ۔

ایک احمدی کو یاد رکھنا چاہئے کہ ہمارا ایک نظام ہے۔ نظام سے چمٹ کر ہی نیکیاں، نیکیاں رہ سکتی ہیں۔ پس جماعت سے منسلک رہنا اور جماعت کی اطاعت کرنا بھی نیکیوں سے منسلک رہنے اور آگے بڑھنے کا موجب بنتا ہے۔

(عبادت، ذکر الٰہی، صبر، اطاعت، اعلیٰ اخلاق اور اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے نیز تلاوت قرآن کی کثرت سے اللہ تعالیٰ کی برکات کو حاصل کرنے کی جو ٹریننگ رمضان میں حاصل کی ہے اسے ایک تسلسل اور دوام دینے کی تاکیدی نصائح)

(سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ عید الفطر بتاریخ 21 ستمبر 2009 بمقام مسجد بیت الفتوح۔ لندن کا خلاصہ)

حضور انور ایدہ اللہ نے خطبہ عید میں تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ البقرۃ کی آیات 208-209 کی تلاوت کی اور فرمایا کہ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک اور عید الفطر منانے کی توفیق پا رہے ہیں۔ ایک مہینہ خدا کی رضا کے حصول کے لئے، اس کے حکم کے مطابق، ہم نے اپنے آپ کو ان کاموں سے بھی روکے رکھا جن کی عام طور پر پابندی نہیں اور ہر طرح جائز ہیں۔ ہم نے اپنی روحانی بہتری، ترقی، اخلاقی بہتری، قرآن کریم کو سمجھنے اور اس کی تلاوت کی برکات سے فیض پانے کے لئے گزشتہ 29 دن اپنی استعداد کے مطابق کوشش کی اور خدا کے قرب کے حصول کی کوشش کی۔ پھر اللہ کے حکم کو سامنے رکھا اور اخلاقی معیار اس قدر بلند کرنے کی کوشش کی کہ پہلے کے مقابلے پر واضح طور پر فرق نظر آئے۔ سخت تکلیف، تنگی کے حالات میں بھی اچھے اخلاق کا اعلیٰ نمونہ دکھایا۔ اپنے رب کی رضا کے لئے صبر کیا اور یہ سب کچھ اطاعت کا اعلیٰ ترین معیار قائم کرنے کے لئے کیا اور اسی اطاعت کی وجہ سے آج ہم عید منا رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: روحانیت میں ترقی، اطاعت میں ترقی کے معیار، صبر، حوصلہ، اعلیٰ اخلاق کا درس، پاک تبدیلیوں کو پیدا کرنے، تلاوت قرآن کریم کرنے اور خدا کے حکم کی بجا آوری کی ٹریننگ رمضان میں حاصل کی۔ آج ان کو ہمیشہ قائم رکھنے کا عہد کرتے ہوئے ہم عید منا رہے ہیں کیونکہ جب خدا کی جنت کی بشارت مل رہی ہو تو کیوں نہ ہم عید منائیں۔

حضور نے فرمایا کہ جنت کی بشارت سال کے بارہ مہینوں میں سے ایک مہینہ کی اطاعت کے بدلے نہیں ہے بلکہ اطاعت کے اعلیٰ نمونے ہمیشہ قائم کرنے والے کے لئے یہ خوشخبری ہے۔

حضور نے آیت کریمہ مَنۡ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوۡلَ ... کی تلاوت کرتے ہوئے فرمایا کہ اطاعت کے جذبہ سے خدا کی رضا کی جستجو اور تلاش کرنے والوں کو جو جنت اجر کے طور پر ملتی ہے وہ اس دنیا میں عبادت الٰہی اور ذکر الٰہی کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کی وجہ سے دلوں کے اطمینان کی صورت میں ملتی ہے۔ کیونکہ دلی سکون عبادت سے ہی ملتا ہے۔ ورنہ امیر و کبیر اکثر پریشان رہتے ہیں۔ دولت سکون نہیں دیتی۔ امیر لوگ دل اور گھبراہٹ کی بیماری میں زیادہ مبتلا ہوتے ہیں۔ پس ہم نے روزے کی حالت میں جو اخلاق حاصل کئے اب بغیر روزے کے بھی قائم رکھنے ہیں۔ یہ کوشش ہمیشہ جاری رہنی چاہئے۔ پھر ہی جنت ملے گی۔ کیونکہ خدا فرماتا ہے کہ اس دنیا میں ہی سکون قلب کی صورت میں جنت ملتی ہے جو کہ آخرت میں متمثل کر کے دی جائے گی۔

حضور انور نے فرمایا کہ عید کے دن بھی اطاعت خدا کا خیال رکھنا ہے۔ نیکیوں کی جو کوشش رمضان میں کی تو اس دن تکبیرات میں بتایا کہ خدا کی کبریائی کے ادراک سے ہر لمحہ خدا کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرنی ہوگی۔ جو اللہ تعالیٰ کا مطیع ہو جائے گا اس کا ہر روز ہی عید ہوگا۔ حقیقی عید یہی ہے کہ پاک تبدیلیوں کے عہد پر عمل شروع کر دیا جائے۔ نماز قائم کرنے والے اور پاک تبدیلیاں مستقل طور پر اختیار کرنے والوں کی ہی حقیقی عید ہے۔

حضور نے فرمایا کہ آج اپنے رمضان کو بھولنے کا نہیں بلکہ یاد رکھنے کا عہد کریں تو ہماری عید مبارک عید ہے۔ ہمارا رمضان مبارک رمضان ہے اور یہ عید ہماری دنیا و عاقبت سنوارنے والی عید بن جائے گی۔

حضور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ وہ کون سا دن ہے جو جمعہ اور عیدین سے بہتر ہے۔ وہ انسان کی توبہ کا دن ہے۔ کیونکہ اس دن اس کا اعمال نامہ دھویا جاتا ہے۔ پس اگر رمضان میں سچی توبہ کی ہے اور سچی کوشش کی ہے تو پھر ہمارا ہر دن عید کا دن ہے۔ کیونکہ جس نے خدا کی رضا کے لئے اپنی جان کو قربان کر ڈالا وہ کس طرح احکامات سے باہر نکل سکتا ہے۔ پاک تبدیلی کرنے والے کو دنیاوی چیزوں کا لالچ نہیں ہوتا۔ بلکہ خدا کی رضا کے لئے اپنے نفس کو بیچنے کا سودا کر رہے ہوتے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ جان کا پیش کرنا زندہ رہ کر مستقل طور پر خدا کے اور بندہ کے حقوق ادا کرنا بھی ہے۔ حقیقی عید کا اظہار ایک مومن سے اس وقت ہوتا ہے جب وہ اپنی زندگی خدا کی خاطر بیچنے والا ہو۔ جماعت میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہزاروں ہیں جو ایسے ہیں جو اپنی روحانیت سنوارنے کے لئے دوسروں کے جذبات کا خیال رکھتے ہوئے قربانی کرتے ہیں۔ غریبوں اور یتیموں کا بھی ان کو خیال رہتا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ حقوق اللہ کے ساتھ حقوق العباد ادا کرنے والوں سے خدا بہت مہربانی کرنے والا ہے۔ کیونکہ حقوق العباد کی ادائیگی حقوق اللہ کی ادائیگی کی طرف لے جاتی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ یتیموں، غرباء اور سائلین کے لئے احمدیوں کو اپنے دلوں کو زیادہ کھولنا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ احمدی انجینئر ایسوسی ایشن یو کے والوں نے افریقہ کے ایک گاؤں میں بجلی، پانی مہیا کرنے کے لئے خرچ اپنے ذمہ لیا ہے۔ یہ ایک اچھا منصوبہ ہے۔ جو ایسا کرتے ہیں خدا ان کے اموال و نفوس میں برکت دے رہا ہے۔ دوسروں کو بھی اس کار خیر میں حصہ لینا چاہئے۔ لازمی چندہ جات تو حقوق اللہ کی ادائیگی میں خرچ ہو جاتے ہیں۔ اس لئے مخیر حضرات کو ایسی قربانیوں میں حصہ لینا چاہئے۔ حضور انور نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بعض ارشادات حقوق العباد کی ادائیگی کے متعلق پڑھ کر سنائے اور فرمایا کہ بیوی بچوں کے حقوق کی طرف بھی توجہ ہو مگر صرف اسی طرف توجہ نہیں ہونی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ایمان کامل کرنے کے لئے کامل اطاعت کا نمونہ دکھانا ضروری ہے۔ یہ نہیں کہ اپنا فائدہ ہو تو نظام جماعت کی طرف دوڑو اور اگر اپنے خلاف فیصلہ کی توقع ہو تو پھر ملکی عدالتوں کی طرف چلے جاؤ۔ شیطان کامل اطاعت سے روکنے کے لئے عجیب عجیب طریقے اختیار کرتا ہے اور شیطان سے خدا کی پناہ مانگتے ہوئے یہ کوشش کرتے رہو کہ شیطان دوبارہ غلبہ نہ کرے۔ اور خدا کی رضا کے لئے ہر احمدی کو ہمیشہ سوچتے رہنا چاہئے اور رمضان کے اطاعت کے مضمون کو ہمیشہ سامنے رکھو اور نظام جماعت سے چمٹے رہو۔ اسی میں ہی خوشخبری ہے۔

حضور نے فرمایا کہ اُدۡخُلُوۡا فِی السِّلۡمِ کَآفَّۃً کا یہ مطلب بھی ہے کہ اطاعت کامل ہو۔ نظام جماعت پر پورا اعتماد ہو۔ حضور نے فرمایا کہ ایک احمدی کو یاد رکھنا چاہئے کہ ہمارا ایک نظام ہے۔ نظام سے چمٹ کر ہی نیکیاں، نیکیاں رہ سکتی ہیں۔ پس جماعت سے منسلک رہنا اور جماعت کی اطاعت کرنا بھی نیکیوں سے منسلک رہنے اور آگے بڑھنے کا موجب بنتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم فرمانبرداری کے اعلیٰ نمونے دکھانے والے ہوں۔ وہ اعمال بجا لائیں جو خدا کی رضا کی طرف لے جائیں۔ اگر ایسا ہو تو یہی ایک مقصد ہے جس کے لئے خدا تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا ہے۔

خطبہ کے آخر پر حضور انور نے فرمایا کہ سب کو عید مبارک ہو۔ بعض ملکوں میں احمدیوں نے عید اس طرح منائی کہ کھل کر اظہار نہ کر سکے۔ حضور نے دعا دیتے ہوئے فرمایا کہ خدا ایسے حالات کر دے کہ خدا کی رضا کے مطابق آزادی سے عید منانے والے ہوں۔ حضور نے احباب کو دعا کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا کہ اپنی دعا میں اسیران، شہداء اور ان کی اولادوں، بیماروں، مالی قربانی کرنے والوں، ضرورتمندوں، مجبوروں اور لاچاروں کو یاد رکھیں۔

اس کے بعد حضور انور نے خطبہ ثانیہ پڑھا اور اجتماعی دعا کروائی۔ پھر بیت الفتوح میں نماز عید ادا کرنے والے پانچ ہزار سے زائد افراد کو شرف مصافحہ و زیارت بخشا۔

(بحوالہ الفضل انٹرنیشنل ۹ اکتوبر ۲۰۰۹ صفحہ ۴)

مسائل عیدالفطر

(عبدالماجد طاھر۔ایڈیشنل وکیل التبشیر۔لندن)

ماہ رمضان کے گزرنے پر یکم شوال کو روزوں کی برکات حاصل کرنے کی توفیق پانے کی خوشی میں عیدالفطر منائی جاتی ہے۔ نماز عید کا اجتماع ایک رنگ میں مسلمانوں کی ثقافت اور دینی عظمت کا مظہر ہوتا ہے اس لئے مرد وعورت اور بچے سب شامل ہوتے ہیں۔

......حضرت امّ عطیہؓ بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں ارشاد فرماتے تھے کہ ہم عیدین کے دن سب لوگ عورتیں، بچے عید پر جائیں۔ یہاں تک کہ حائضہ عورتوں کو بھی عید اور اس کی دعا میں شامل ہونے کا حکم ہوتا البتہ وہ نماز میں شامل نہیں ہوتی تھیں۔ بلکہ اتنا تاکیدی ارشاد اس بارہ میں فرمایا کہ اگر کسی لڑکی کے پاس اوڑھنی نہ ہو تو وہ کسی سہیلی سے مانگ لے اور عید پر ضرور جائے۔ (بخاری ومسلم،کتاب العیدین)

آنحضرتؐ کیسے عید مناتے تھے

عید کے اس بابرکت تہوار کے لئے بھی آنحضرت ﷺ نے آداب سکھائے اور ہدایات دیں۔عید کے دن آنحضرت ﷺ خاص صفائی کا اہتمام فرماتے۔غسل فرماتے،مسواک اور خوشبو کا استعمال کرتے اور صاف ستھرا لباس زیب تن فرماتے۔اگر میسر ہو تو نئے کپڑے پہنتے۔مسلمانوں کے اس قومی و مذہبی تہوار میں شمولیت کے لئے آنحضرت ﷺ خاص تحریک فرماتے تھے۔

......آنحضرت ﷺ عیدالفطر کے روز صبح کچھ طاق عدد میں کھجوریں تناول فرما کر عید پر جاتے تھے۔ البتہ عیدالاضحیٰ کے دن آپ قربانی کے گوشت سے کھانا شروع کرتے تھے۔آپؐ کا معمول تھا کہ ایک راستے سے عیدگاہ تشریف لاتے اور دوسرے راستے سے واپس تشریف لے جاتے تاکہ مسلمانوں کے تہوار کی عظمت لوگوں پر ظاہر ہو اور باہم ملاقات اور خوشی کے زیادہ مواقع میسر آئیں۔اور دونوں راستوں پر آباد لوگ آپؐ کی برکت حاصل کرسکیں۔

......عید کے دن کھیل اور ورزشی مقابلے بھی ہوتے تھے۔ چنانچہ حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ عید کے موقع پر اہل حبشہ ڈھالا ور برچھی سے اپنے کھیل اور مہارت کے فن دکھاتے۔شاید مَیں نے آنحضرتؐ سے کہا یا آپؐ نے خود فرمایا کہ کیا ان کے کھیل کرتب دیکھنا چاہتی ہو؟ مَیں نے کہا: ہاں! تب آپ نے مجھے اپنے پیچھے کھڑا کرلیا اس طرح کہ میرا رخسار آپ کے رخسار کے ساتھ تھا۔آپؐ کھیلنے والوں کا خوب حوصلہ بڑھاتے رہے۔پھر مَیں خود ہی تھک گئی تو آپؐ نے مجھے فرمایا: بس کافی ہے؟ مَیں نے کہا: ہاں۔آپؐ نے فرمایا: اچھا تو جاؤ۔

......حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ ایک دفعہ عید کے دن انصار کی دو لڑکیاں میرے پاس بیٹھی جنگ بعاث کے نغمے سنا رہی تھیں۔آنحضرت ﷺ تشریف لائے تو آپ بستر پر آکر دوسری طرف منہ کر کے لیٹ گئے۔تھوڑی دیر بعد حضرت ابوبکرؓ تشریف لائے تو ان لڑکیوں کو گاتے دیکھ کر مجھے ڈانٹا اور فرمایا رسول اللہ ﷺ کے گھر میں شیطانی گانا؟ اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکرؓ ہر قوم کی عید کا ایک دن ہوتا ہے اور یہ ہماری عید کا دن ہے۔

......اچھے کھانے،خوبصورت کپڑے اور کھیل کود تو ظاہری خوشی کے اظہار کے طریقے ہیں۔ایک مسلمان کی حقیقی خوشی اور سچی عید تو یہ ہے کہ اس کا خدا اس سے راضی ہو جائے۔اس لئے تیس دن کے روزے رکھنے کے بعد عید کے روز مسلمان خدا تعالیٰ کے شکرانہ کے طور پر دو رکعت نماز عید بھی ادا کرتے ہیں۔عید کی دو رکعت نماز کسی بھی کھلے میدان یا عیدگاہ میں زوالِ شمس سے پہلے پڑھی جاتی ہے۔حسب ضرورت عید کی نماز جامع مسجد میں پڑھی جاسکتی ہے۔ عید کی نماز باجماعت ہی پڑھی جاسکتی ہے اکیلے جائز نہیں۔

......احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ آنحضرت ﷺ عیدین کے موقع پر عیدگاہ تشریف لے جاتے اور سب سے پہلا کام یہ کرتے کہ نماز شروع فرماتے۔ نماز سے فراغت کے بعد لوگوں کے سامنے کھڑے ہوتے اور لوگ اپنی صفوں میں بیٹھے رہتے۔حضورؐ ان کو وعظ ونصیحت فرماتے،ضروری احکام کا اعلان فرماتے اور پھر اس سے فارغ ہوکر گھر واپس جاتے۔

......عید کے خطبہ میں عورتوں کو بھی شامل کیا جاتا ہے اور ان تک آواز پہنچانے کا کوئی ذریعہ نہ ہو تو امام علیحدہ طور پر بھی عورتوں کو خطاب کرسکتا ہے۔چنانچہ آنحضرت ﷺ نے ایک عید کا خطبہ دیا اس کے بعد آپ عورتوں کی صفوں کے پاس تشریف لائے۔حضرت بلالؓ آپؐ کے ساتھ تھے۔آپؐ نے ان کو وعظ ونصیحت فرمائی۔ خاوندوں کی اطاعت کرنے کی اور زبان درازی سے بچنے کی تلقین فرمائی اور صدقہ دینے کی تحریک کی۔حضورؐ کی اس تحریک پر عورتیں ہاتھوں،کانوں اور گلے کے زیور اتار اتار کر حضرت بلالؓ کی چادر میں ڈالنے لگیں۔اس کے بعد رسول اللہؐ واپس تشریف لائے۔

......نماز عید میں نہ تکبیر ہوتی ہے نہ اذان۔نماز عید کا وقت سورج کے نیزہ بھر آسمان پر جانے کا ہے۔ موسم کے حالات کے لحاظ سے عید کا وقت لوگوں کی سہولت کو مدنظر رکھ کر مقرر کرنا چاہئے۔ عام طور پر عید الفطر نسبتاً تاخیر سے اور عیدالاضحیٰ جلدی پڑھی جائے یہی سنت ہے۔

......نماز عید کی دونوں رکعات میں بلند آواز سے قراءت کی جاتی ہے۔ آنحضرت ﷺ جب مسجد میں پہنچتے تو اذان واقامت کے بغیر ہی نماز شروع فرمادیتے اور سنت یہی ہے کہ ان میں سے کوئی فعل نہ کیا جائے۔ آپؐ اور آپؐ کے صحابہؓ جب عیدگاہ پہنچتے تو نماز سے قبل کوئی نفل وغیرہ نہ پڑھتے اور نہ بعد میں پڑھتے اور خطبہ سے پہلے نماز شروع کرتے۔ پہلی رکعت میں سات مسلسل تکبیریں کہتے اور ہر دو تکبیروں کے درمیان ایک ہلکا سا وقفہ ہوتا۔تکبیرات کے درمیان آپؐ سے کوئی مخصوص ذکر مروی نہیں۔ ہر تکبیر کے ساتھ رفع یدین کرتے تھے۔ جب تکبیریں ختم فرماتے تو قراءت شروع کرتے۔یعنی سورہ فاتحہ پھر اس کے بعد سورۃ ق و القرآن المجید، ایک رکعت میں پڑھتے اور دوسری رکعت میں اقتربتِ الساعۃ وانشق القمر پڑھتے۔ بسااوقات آپؐ دو رکعتوں میں سورۃ الاعلیٰ اور سورۃ الغاشیۃ پڑھتے۔جب قراءت سے فارغ ہو جاتے تو تکبیر کہتے اور رکوع میں چلے جاتے۔ پھر ایک رکعت مکمل کرتے اور سجدہ سے اٹھتے۔پھر پانچ بار مسلسل تکبیریں مکمل کرلیتے تو قرأت شروع کر دیتے۔اس طرح ہر رکعت کے آغاز میں تکبیریں کہتے اور بعد میں قرأت کرتے۔

......آنحضرت ﷺ جب نماز مکمل کرلیتے تو فارغ ہونے کے بعد لوگوں کے سامنے کھڑے ہو جاتے،لوگ صفوں میں بیٹھے ہوتے تو آپؐ انہیں وعظ و نصیحت فرماتے۔عیدگاہ میں کوئی منبر نہ تھا جس پر چڑھ کر وعظ فرماتے ہوں نہ مدینہ کا منبر یہاں لایا جاسکتا تھا بلکہ آپؐ زمین پر کھڑے ہوکر تقریر کرتے۔

☆......حضرت جابرؓ بتاتے ہیں کہ مَیں نبی ﷺ کے ساتھ عید کے دن نماز میں حاضر ہوا تو آپؐ نے خطبہ سے پہلے اذان اور اقامت کے بغیر نماز پڑھائی۔ اس سے فارغ ہو کر حضرت بلالؓ کے کندھے کا سہارا لے کر کھڑے ہو گئے اور اللہ سے ڈرنے کا حکم فرمایا۔ اس کی اطاعت کی رغبت دلائی اور نصیحت کی اور پھر انعامات خداوندی وغیرہ یاد دلائے۔پھر آپؐ خواتین کی طرف تشریف لے گئے اور انہیں نصیحت کی۔

☆......حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت ﷺ کے عہد مبارک میں عید اور جمعہ ایک ہی دن اکٹھے آگئے۔آپؐ نے نماز عید پڑھائی اور پھر فرمایا عید کی نماز جمعہ کا بدل ہے اس لئے اگر کوئی شخص جمعہ کی نماز کے لئے نہ آنا چاہے تو اسے اجازت ہے۔ البتہ ہم انشاء اللہ وقت پر جمعہ پڑھیں گے۔**(سنن ابن ماجہ الجزء الاول کتاب اقامۃ الصلوٰۃ والسنۃ فیھا۔ باب ما جاء فیما اذا اجتمع العیدان فی یوم)**

اگر عید کی نماز پہلے دن زوال سے پہلے نہ پڑھی جا سکے تو عیدالفطر دوسرے دن اور عیدالاضحیہ تیسرے دن زوال سے پہلے پڑھی جاسکتی ہے۔

نفلی روزے۔شوال کے چھ روزے

حضرت ابوایوب انصاریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص رمضان کے روزے رکھے اس کے بعد (عید کا دن چھوڑ کر) شوال کے چھ روزے رکھے اس کا اتنا ثواب ملتا ہے جیسے اس نے سال بھر کے روزے رکھے ہوں۔

(مسلم کتاب الصیام،باب استحباب صوم ستۃ ایام من شوال)

نفل وہ زائد عبادت ہے جو بندہ خوشی سے اپنے مولا کو راضی کرنے کے لئے بجالاتا ہے۔اس لئے اللہ تعالیٰ بندہ کی نفلی عبادت سے بہت خوش ہوتا ہے۔رسول اللہ ﷺ نے ایک حدیث قدسی بیان فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بندہ نوافل کے ذریعہ برابر میرا قرب حاصل کرتا چلا جاتا ہے۔ (بخاری)

نفلی روزوں کا بھی بہت ثواب ہے جو مختلف مواقع پر آنحضرت ﷺ نے نفلی روزوں کی تحریک کرتے ہوئے بیان فرمایا۔ چنانچہ حدیث مذکورہ بالا میں رمضان کے تیس روزوں کے بعد شوال کے چھ روزے رکھنے کا ارشاد فرمایا اور اس کا ثواب سال بھر کے روزوں کے برابر بتایا۔ حساب کی زبان میں اس میں یہ سرّ ہے کہ ایک نیکی کا ثواب اللہ تعالیٰ دس گنا عطا فرماتا ہے اور 36 روزوں کا ثواب 360 دنوں کے برابر بنتا ہے جو قریباً ایک سال کا عرصہ ہے۔لیکن رمضان کے فرض روزوں کے ساتھ شوال کے نفلی روزوں میں اصل حکمت نیکی کا تسلسل ہے اور اس امر کی تربیت ہے کہ رمضان کا مجاہدہ اور اس کی عبادات صرف ایک مہینہ تک محدود نہ رہیں بلکہ سارے سال پر پھیل جائیں اور رمضان کے علاوہ باقی ایام میں بھی ان نیکیوں کی عادت رہے۔اور ظاہر ہے جسے رمضان کے بابرکت مہینہ کا یہ نتیجہ حاصل ہو جائے اس کا سارا سال کیا، سارا زمانہ اور ساری عمر رمضان ہے جس میں وہ رمضان کی برکتیں حاصل کرتا چلا جائے گا۔

ماہ رمضان کے اس تسلسل کو دوران سال جاری رکھنے کے لئے آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص ہر مہینے میں تین روزے رکھتا ہے وہ صوم الدھر یعنی سال بھر کے روزے رکھنے والے کے برابر ہے۔

......حضرت ابوہریرہؓ کو آنحضرت ﷺ نے جو تین وصیتیں فرمائی تھیں ان میں سے ایک یہ تھی کہ ہر مہینہ میں تین نفلی روزے رکھنا۔**(ترمذی)**

......حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے مجھے فرمایا: اے ابوذر! جب تم مہینہ میں سے تین دن کے روزے رکھنا چاہو تو 13، 14 اور 15 تاریخوں کے روزے رکھنا **(ترمذی)** لیکن ان تاریخوں کے علاوہ بھی آنحضرت ﷺ سے ہر مہینہ کے نفلی روزے رکھنے حضرت عائشہؓ کی روایت سے ثابت ہیں۔(ترمذی)

......نفلی روزہ کے لئے رات کو نیت کرنا ضروری نہیں۔حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لا کر پوچھتے کہ ناشتہ کے لئے کوئی چیز ہے؟ مَیں کہتی کہ نہیں ہے تو آپؐ فرماتے اچھا مَیں روزہ رکھ لیتا ہوں۔(ترمذی)

......نفلی روزہ کھولنے کے لئے وہ کفارہ نہیں جو فرض روزے کا ہے۔آنحضرت ﷺ ام ھانیؓ کے پاس تشریف لائے اور پانی منگوایا۔حضورؐ نے پانی پی کر برتن ان کو واپس کیا تو انہوں نے حضورؐ کا بچا ہوا پانی پی لیا۔ پھر عرض کی کہ حضورؐ مجھے تو روزہ تھا۔آنحضرت ﷺ نے فرمایا یہ قضا کا روزہ تو نہیں تھا۔امّ ھانیؓ نے کہا نہیں۔فرمایا: پھر کوئی حرج نہیں۔نیز فرمایا:

"نفلی روزے والا اپنے نفس کا خود امین ہوتا ہے چاہے تو روزہ پورا کرے چاہے افطار کرے"۔ (ترمذی) لیکن اگر روزہ افطار کرے تو اس کے بدلے ایک روزہ رکھنا ہوگا۔

(الفضل انٹرنیشنل 18 ستمبر 2009)

بقیہ: صفحہ اوّل

مقصد کے حصول کا ایک اہم طریقہ یہ ہے کہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی ان چیزوں پر شکرگزار رہیں جو اس نے آپ کو عطا فرمائی ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ بے شک صرف وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کا حقیقی شکر بجالاتے ہیں وہی اس کے تمام احکامات پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اس کے بے شمار انعامات اور برکات کے وارث بن جاتے ہیں۔ اور ان انعامات کے حاصل ہونے پر یہ مومن پھر اللہ تعالیٰ کی طرف اس کا شکر ادا کرنے کے لئے رُخ کرتے ہیں اس طرح خدا تعالیٰ کی برکات اس شخص کی شکرگزاری کے ساتھ مسلسل جاری رہتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ مَیں اس کو واضح کرنے کے لئے ایک مثال دیتا ہوں۔ ہم سب نے دیکھا ہے کہ جب کوئی شخص ندی میں کوئی کنکر یا پتھر پھینکتا ہے تو یہ ٹکراؤ پانی میں ایک گول دائرہ پیدا کرتا ہے۔ اور یہ مسلسل بڑا ہوتا جاتا ہے۔ اسی طرح روحانیت اور شکرگزاری کا دائرہ مسلسل بڑھتا اور پھیلتا جاتا ہے۔ ندی کا دائرہ آخرکار ختم ہوجاتا ہے چاہے وہ کنارے تک پہنچنے کی وجہ سے ہو یا پھر اس ٹکراؤ کا اثر ختم ہوجانے کی وجہ سے۔ لیکن جو روحانی دائرہ مَیں نے بیان کیا ہے وہ ایسا ہے جو بڑھتا چلا جاتا ہے اور ہمیشہ بڑھتا رہتا ہے۔ یہ دائرہ اس زندگی میں مسلسل ہمارے ساتھ رہتا ہے اور دوسری زندگی میں بھی ہمارے ساتھ سفر کرتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جب ہم یہ جان لیتے ہیں کہ روحانی انعامات بے انتہا ہیں اور نہ ختم ہونے والے ہیں تب جاکر ہم یہ جاننا شروع کرتے ہیں کہ ہمارا خدا ہم سے کتنا زیادہ پیار کرتا ہے کیونکہ اللہ نے اپنے انعامات کو اور احسانات کو اپنی مخلوقات پر محدود نہیں کیا۔ بلکہ اس نے اپنے انعامات کے ذرائع کو ہمیشہ بڑھنے والا بنایا ہے۔ پس کیا یہ ہمارا فرض نہیں بنتا کہ ہم اس کا فائدہ اٹھائیں اور اپنے پیار کرنے والے خدا سے ایک پختہ تعلق قائم کریں جس کی مثال ہم اَور کہیں نہیں دیکھتے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ ہم اسے ہر دوسرے دنیاوی رشتے یا دوسرے پیاروں سے بڑھ کر پیار کریں۔ یہ اس لئے نہیں ہے کہ وہ نعوذ باللہ ضرورتمند ہے یا دوسرے کی محبت کی احتیاج رکھتا ہے۔ بلکہ وہ وجہ جس کے لئے وہ چاہتا ہے کہ ہم اس سے پیار کریں وہ یہ ہے کہ اس طرح انسان سیدھے راستے پر قائم رہے گا اور اس طرح وہ دنیاوی اَور روحانی خزائن سے فائدہ اٹھانے والے ہوں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ میں سے بہت ساری واقفات نو بلوغت کی عمر کو پہنچ چکی ہیں اور اس طرح خود اس عہد کو جاری رکھنے کا عہد کیا ہے جو آپ کے والدین نے آپ کی ولادت سے پہلے کیا تھا۔ آپ سب کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ صرف وہی زندگی کامیاب سمجھی جاسکتی ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول میں گزاری جاتی ہے اور ایک واقفۂ نَو لڑکی ہونے کی حیثیت سے آپ کو ہمیشہ یہ بات ذہن میں رکھنی چاہئے کہ آپ کا وجود حضرت مریمؑ کے وجود کی طرح ہے۔ دوسرے لفظوں میں ہمیشہ ان کے کردار اور طرز عمل کو راہنما کے طور پر اپنے سامنے رکھیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم کے بارے میں قرآن مجید میں مختلف مقامات میں ذکر فرمایا ہے۔ مثال کے طور پر سورۃ التحریم کی آیت 13 میں انہیں ان الفاظ میں یاد فرمایا ہے: الَّتِیۡۤ اَحۡصَنَتۡ فَرۡجَہَا فَنَفَخۡنَا فِیۡہِ مِنۡ رُّوۡحِنَا جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ عورت جس نے اپنی عصمت اور عزت کی حفاظت کی تو ہم نے اس میں اپنی روح میں سے کچھ پھونکا۔

اس لئے اس میں کچھ شک نہیں کہ ہر مومن عورت کے لئے لازم ہے کہ اگر وہ اللہ تعالیٰ کی برکات حاصل کرنا چاہتی ہے اور اس کا قرب چاہتی ہے تو وہ اپنی عصمت اور عزت کی حفاظت کرے۔ بہرحال ہر واقفۂ نو ایک مثال ہے اور دوسری لڑکیوں کے لئے پیروی کرنے کے لئے ایک رول ماڈل ہے۔ اور انہیں چاہئے کہ وہ دوسروں کو حیا، عصمت اور عزت کرنے میں رہنمائی کریں۔ پس وہ طرز جس میں آپ اپنی زندگی کو ڈھالتی ہیں اور وہ دوستیاں جو آپ بناتی ہیں وہ سب اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق ہوں۔ چاہے آپ یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کررہی ہوں یا کسی کالج میں یا کسی بھی دوسری جگہ میں آپ کا کردار اعلیٰ ترین درجہ کا ہونا چاہئے۔ خاص طور پر لڑکوں اور مردوں سے واسطہ پڑنے پر آپ کا طرز عمل ایسا ہونا چاہئے کہ فوری طور پر وہ یہ سمجھ جائیں کہ باوجود اس کے کہ اس لڑکی نے اس سوسائٹی میں زندگی گزاری ہے یہ لڑکی کسی بھی غیر اخلاقی، بیہودہ اور ناپسندیدہ اعمال میں ملوث نہیں ہوگی جو کہ عموماً آج کی سوسائٹی میں نظر آتے ہیں۔ پس کوئی مرد آپ کی طرف ناپاک طریق سے نہ دیکھ سکے۔ بلکہ آپ کا طرز عمل ایسا اعلیٰ ہونا چاہئے کہ وہ آپ کی عزت اور احترام کرنے پر مجبور ہوجائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مریمؑ کی ایک دوسری بڑی خوبی جو کہ قرآن کریم میں بیان کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ وہ صدیقہ تھیں۔ صدیقہ سچ بولنے والی عورت کو کہتے ہیں۔ انہیں ایک سچی عورت کے طور پر پیش کرتے ہوئے قرآن مجید ان کے انتہائی اعلیٰ اخلاقی معیار کی طرف اشارہ کرتا ہے اور تمام جھوٹے الزامات کی تردید کرتا ہے جو کہ ان پر یہودیوں کی طرف سے لگائے گئے۔ جب اللہ تعالیٰ نے اس طرح واضح طور پر فرمادیا کہ حضرت مریمؑ ایک سچی عورت تھیں تو پھر چاہے تمام دنیا آپ کے خلاف بولے وہ سب غلط ہوں گے اور جو حضرت مریمؑ نے کہا وہی سچ ہوگا۔ یہ اس لئے ہے کہ آپ کے دل میں ہمیشہ خدا کا خوف تھا اور آپ نے کبھی بھی ایک چھوٹا سا جھوٹ بھی نہیں بولا۔ یہ وہ سچائی کا معیار تھا جو کہ Hanna نے دکھایا جو کہ عمران کی عورت تھی جس نے اپنا بچہ جو ابھی پیدا نہ ہوا تھا اللہ تعالیٰ کی خدمت کے لئے وقف کردیا۔ اس لئے حضرت مریمؑ نے اپنی والدہ کا کیا ہوا عہد نہایت اعلیٰ طریق پر پورا کر دکھایا۔ آپ سب واقفات نو جو میرے سامنے بیٹھی ہیں ان عورتوں کی بیٹیاں ہیں انہوں نے بھی اللہ تعالیٰ سے وعدہ کیا جب انہوں نے آپ کو وقف نو کی تحریک میں پیش کردیا جو کہ خلیفۂ وقت نے جاری کی تھی۔ اور اب آپ نے خود اس عہد کی تجدید کی ہے۔ اس لئے آپ کو بھی اسے ہمیشہ سچائی اور ایمانداری کے راستے پر چلتے ہوئے پورا کرنا چاہئے۔ آپ کا ہر عمل مکمل سچائی پر اور خدا تعالیٰ کے خوف پر مبنی ہونا چاہئے۔ جو آپ کریں یا کہیں وہ یہ ظاہر کرے کہ آپ ایک واقفۂ نَو ہیں۔ آپ ایک صدیقہ ہیں جو کہ مکمل طور سچا وجود ہیں کیونکہ آپ ایک واقفۂ نَو ہیں۔ جو بھی ہو آپ سچ بولنے والی کی حیثیت سے پہچانی جائیں۔ جب آپ یہ اعلیٰ معیار حاصل کرلیں گی صرف تب آپ اپنا وہ عہد پورا کرنے والی ہوں گی جو کہ آپ نے خلیفۂ وقت سے باندھا ہے۔ آپ کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے جھوٹ کو شرک کے برابر قرار دیا ہے جو کہ اس کے ساتھ شریک بنانے کو کہتے ہیں۔ وہ جو سچ نہیں بولتا وہ ہر معاملے میں شرک کررہا ہے اور اس لئے وہ کبھی بھی اللہ تعالیٰ کی برکات کا وارث نہیں ہوسکتا۔ اس لئے آپ اپنی زندگی کے ہر معاملہ میں کامل سچائی کو اپنائیں چاہے شادی سے پہلے یا پھر شادی شدہ زندگی شروع کرنے کے بعد۔ حضور انور نے فرمایا کہ اب کافی تعداد واقفات نَو کی ایسی ہے جو شادی شدہ ہیں۔ اور خاص طور پر آپ کی ازدواجی زندگی میں سچائی کا اظہار نہایت ضروری ہے۔ یقیناً شادی کے بعد اپنے خاوند اور سسرال کے ساتھ تعلق میں سچائی میں معمولی کمی بھی نہیں آنی چاہئے۔ اگر ہم حضرت مریم کی زندگی کو دیکھتے ہیں تو اس وجہ سے کہ آپ اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتی تھیں اور اس کے ساتھ ایک خاص تعلق قائم کرچکی تھیں۔ آپ اللہ تعالیٰ کی جناب سے بہت نوازی گئیں۔ آپ کی تمام ضرورتیں اللہ تعالیٰ خود پوری فرماتا تھا۔ اس لئے آپ بے شمار چیزوں اور برکات کی وارث بنیں جو غیب سے نازل ہوئیں۔ جب آپ کے نگران حضرت زکریاؑ آپ سے دریافت فرماتے کہ یہ کہاں سے آئیں؟ تو آپ ہمیشہ یہ جواب دیتیں کہ اِنَّ اللّٰہَ یَرۡزُقُ مَنۡ یَّشَآءُ بِغَیۡرِ حِسَابٍ کہ یقیناً اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے بے حساب دیتا ہے۔

پس ایک حقیقی مومن کی ایک اور نشانی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے بے حساب دیتا ہے اور اس کی تمام ضرورتیں پوری کرتا ہے۔ اسی طرح آپ کو یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اگر آپ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک مضبوط تعلق قائم کریں گی تو وہ آپ کو ایسے طریقوں سے عطا کرے گا جن کے متعلق آپ سوچ بھی نہیں سکتیں۔ وہ تمام چیزیں اور ضرورتیں جن کی آپ محتاج ہوں گی وہ خود اللہ تعالیٰ کی طرف سے پوری کی جائیں گی۔ جب آپ اس مقام پر پہنچیں گی تو آپ کی آنکھیں دنیاوی خوبصورتیوں کی طرف مائل نہیں ہوں گی اور آپ کبھی دوسرے دنیاوی لوگوں کی دولت اور مال پر حسد نہیں کریں گی۔ بلکہ خدا تعالیٰ سے اپنے تعلق کی وجہ سے ایک اطمینان اور سکون سے آپ کا دل بھر جائے گا۔ اور یہی ایک واقفۂ نو کا طرۂ امتیاز ہونا چاہئے۔ اگر آپ کو خود میں یہ سکون حاصل ہے اور دوسروں کی دنیاوی وجاہت کی طرف آپ مائل نہیں بلکہ آپ کی تمام خواہشات اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہوں تو آپ حقیقی طور پر اس کی رضا کی وارث بن جائیں گی۔ یہ اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے یہ وعدہ کیا ہے کہ وہ انہیں ایسے ذریعوں سے مہیا کرے گا جن کا وہ گمان بھی نہیں کرسکتے۔ پس اگر آپ کو وقتی آزمائشیں درپیش ہوں اور آپ انہیں اللہ تعالیٰ کے لئے خوشی سے برداشت کریں اور صرف شکرگزاری کا اس کے سامنے اظہار کریں چاہے جو بھی صورتحال ہو تو اس میں کچھ شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی برکات آپ پر نازل ہوں گی۔

اس لئے واقفاتِ نَو کی ممبر ہونے کی حیثیت سے آپ کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ بے شک آپ اس دنیا سے ہیں مگر آپ کا دنیا پرستی کے امور سے کوئی واسطہ نہیں۔ جب آپ یہ روح پیدا کرلیں گی تو پھر آپ یہ سمجھ سکتی ہیں کہ آپ نے اپنے والدین کا کیا ہوا وعدہ پورا کردیا ہے۔ اور آپ اس نیک اور پاکباز عورت کی مثال کی پیروی کرنے والی ہوں گی جس کی مثال آپ کے سامنے رکھی گئی تھی۔ جب آپ نے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے لئے وقف کیا اور پھر آپ کا وقف آپ کی خدا سے محبت کی گواہی دے گا۔ اور یقیناً آپ کی اعلیٰ اخلاقی تربیت کی وجہ سے ہزاروں عیسیٰ پیدا ہوں گے جو مسیح محمدی کی اقتدا میں معاشرہ کی روحانی بیماریوں اور پریشانیوں کے علاج مہیا کریں گے جنہوں نے دنیا کو اپنے شکنجے میں لیا ہوا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مریم کو جو اعلیٰ مقام اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا وہ اس طرح بھی ظاہر ہوتا ہے کہ آپ ان دو عورتوں میں سے ایک ہیں جن کا قرآن کریم میں حقیقی مومن کے طور پر نام کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔ آپ کی نیکی نے انہیں تمام مومنوں کے لئے رول ماڈل بنادیا۔ آپ سب کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ یہ کافی نہیں کہ آپ کا کردار ایسا ہو کہ دوسرے آپ پر الزام نہ لگاسکیں بلکہ اس سے بڑھ کر آپ کو ایسے اعلیٰ اخلاق اپنانے چاہئیں کہ آپ کا طرز عمل دوسروں کے لئے ایک خوبصورت قابل تقلید مثال بن جائے۔

اس لئے اپنی عبادت کے اعتبار سے آپ کو سب کے لئے رول ماڈل ہونا چاہئے۔ اپنی سچائی کے اعتبار سے آپ کو سب کے لئے ایک رول ماڈل ہونا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ پر اپنے توکّل کے اعتبار سے آپ ہر ایک کے لئے ایک رول ماڈل ہوں۔ اور اپنی پاکبازی اور عفت کے اعتبار سے آپ ہر ایک کے لئے ایک رول ماڈل ہوں۔ اسی طرح آپ کو بے فائدہ اور وقت ضائع کرنے والی مصروفیات سے دُور رہنے میں ایک مثال قائم کرنی چاہئے۔ اور ان سے کسی بھی طرح متأثر نہ ہوں۔ اور آپ کا کسی بھی ناپسندیدہ فیشن اور رواج کی طرف رجحان نہیں ہونا چاہئے۔ کہا جاتا ہے کہ لڑکیوں کو فیشن کی ضرورت ہوتی ہے اور ان کے فیشن کے لئے بعض پروگرام ہونے چاہئیں

لیکن آپ کوان سے دُور رہنا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جب آپ ان تمام خوبیوں کو اپنالیں گی تو آپ صرف ایک ایسا وجود نہیں ہوں گی جس کے اخلاق اعلیٰ معیار کے ہوں گے بلکہ آپ آئندہ نسلوں کے اخلاق اور تقویٰ کی ضامن ہوں گی۔ اسی لئے ہر وقت اللہ تعالیٰ کو اپنے سامنے رکھیں اور ان تمام چیزوں سے دُور رہیں جو اُسے پسند نہیں۔ ہمیشہ خلافت سے وفا کا تعلق قائم رکھیں اور اس کی حفاظت اور استحکام کے لئے ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار رہیں۔ آپ جمعہ کے خطبوں کو غور سے سنا کریں اور خلیفۂ وقت کی دوسری تقریروں کو بھی۔ اور ان پر ہر ممکن عمل کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ایسا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور نے فرمایا: وہ چھوٹی بچیاں جو میرے سامنے یہاں بیٹھی ہیں انہیں مَیں یہ کہنا چاہوں گا کہ آپ میں سے جو دس سال اور اس سے زیادہ عمر کو پہنچ گئی ہیں آپ کو نمازوں کی ادائیگی میں باقاعدہ ہونا چاہئے۔ یہی حکم بڑی لڑکیوں کے لئے بھی ہے۔ اگر ظہر اور عصر کا وقت سکول کے دوران آئے تو انہیں وقت پر ادا کرنے کی پوری کوشش کریں۔ جب موسم سرما میں دن چھوٹے ہوجائیں تو یہ خدشہ ہوتا ہے کہ نماز ادا ہونے سے رہ جائے اس لئے اس سے بچنے کا خاص خیال رکھیں اور اپنی نمازوں کو وقت پر ادا کرنے کی پوری کوشش کریں۔ اسی طرح جیسے قرآن کریم کا پڑھنا بڑی بچیوں کے لئے لازمی ہے ویسے ہی چھوٹی بچیوں کے لئے بھی لازمی ہے۔ مزید یہ کہ اس کا ترجمہ پڑھنا بھی ضروری ہے تا کہ آپ اللہ تعالیٰ کی تعلیمات اور احکامات کو سمجھ سکیں اور پھر آپ کو اللہ تعالیٰ کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہئے۔ اپنے سکولوں میں آپ کو اپنی پڑھائی کی طرف پوری توجہ دینی چاہئے تا کہ آپ مکمل طور پر تعلیمیافتہ بن سکیں جو کہ جماعت کو حقیقی طور پر فائدہ پہنچا سکیں۔

آپ کی آئندہ کی پڑھائی کی فیلڈ کے متعلق آپ کو چاہئے کہ آپ خلیفۂ وقت سے وقف نو ڈیپارٹمنٹ کے ذریعہ راہنمائی حاصل کریں اور جو بھی راہنمائی آپ کو ملے اس کی پیروی کریں۔

آپ ہمیشہ اپنے والدین کی عزت اور احترام کریں اور آپ کو اپنے بہن بھائیوں سے ہمیشہ پیار اور محبت کا سلوک کرنا چاہئے۔ آپ کو اپنے بڑوں کا احترام کرنا چاہئے۔

سکول میں اپنے اچھے رویہ کی بنا پر آپ کو ایسی انفرادیت حاصل ہو کہ اساتذہ اور طلباء آپ کو ایسے رول ماڈل کے طور پر دیکھیں، جسے وہ دوسروں کے لئے مثال کے طور پر پیش کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کے حصول کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور نے فرمایا: ان ماؤں سے جو یہاں موجود ہیں، مَیں یہ کہوں گا کہ آپ کو چاہئے کہ آپ اپنے وقف نو بچوں کی اخلاقی تربیت کے لئے رول ماڈل بنیں۔ اس لئے ہمیشہ اچھی زبان استعمال کریں، کبھی کوئی ایسی بات نہ کریں جو نظام جماعت کے خلاف ہو۔ اور آپ کے وہ بچے جو وقف نو نہیں ہیں ان سے بھی نہایت احترام کا سلوک کریں اور ان کی تربیت کی طرف پوری توجہ کریں۔ اگر آپ اس کی طرف توجہ کریں گی تو آپ کے وقف نو بچوں کی تربیت اور اخلاق میں فطرتاً بہتری پیدا ہوگی۔ گھر میں تربیت کا اصل سرچشمہ ماں ہے اس لئے اپنے عہد کو جو آپ نے کیا ہے پورا کرنے کے لئے آپ کو چاہئے کہ اپنے بچوں کو اعلیٰ اخلاقی تربیت دیں۔ جب کوئی اپنے پیاروں کو کوئی تحفہ دینا چاہتا ہے تو وہ خواہش رکھتا ہے کہ تحفہ نہایت عمدہ ہو اور خوبصورتی کے ساتھ آراستہ کیا گیا ہو۔ اسی طرح جب آپ اپنے بچے جماعت کو پیش کرتے ہیں تو انہیں اعلیٰ ترین اخلاقی تربیت اور راہنمائی دے کر پیش کریں۔ وقفِ نَو بچوں کی مائیں اپنے بچوں کو جماعت کے لئے وقف کرنے کا عہد تب ہی پورا کرسکیں گی جب وہ ہمیشہ دعاؤں میں مشغول رہیں گی اور ہمیشہ اپنے بچوں کی اخلاقی تربیت کی طرف متوجہ رہیں گی۔ اللہ تعالیٰ ماؤں کو ایسا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اس کے بعد حضور انور نے انگریزی کے بجائے شرکائے اجتماع سے اردو میں مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا:

بعض مائیں شاید پوری طرح انگلش نہ سمجھ سکتی ہوں ان کے لئے مَیں بتادوں کہ وقفِ نَو کی ماؤں کا یہ فرض ہے کہ اپنے تمام بچوں کی تربیت اچھی طرح کریں چاہے وہ وقفِ نَو ہے یا وقفِ نَو نہیں ہے۔ اور تربیت کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ زبان ہمیشہ اچھی ہونی چاہئے۔ کبھی غصہ میں بھی اس قسم کی زبان بچوں کے لئے استعمال نہ کریں یا بچوں کے سامنے نہ کریں جس سے بچوں کی تربیت خراب ہوتی ہو۔ کبھی نظام جماعت کے متعلق تبصرے یا باتیں گھروں میں بیٹھ کر نہ کریں۔ اس سے بھی بچوں کی تربیت پر اثر پڑتا ہے۔ ہمیشہ تربیت کے پہلو مدّنظر رکھتے ہوئے اپنے تمام بچوں کو سامنے رکھیں۔ یہ نہیں کہ صرف وقف نو بچوں کی تربیت کرنی ہے اور باقیوں کی نہیں کرنی اور اپنی مثال اگر قائم کریں گی، اپنے آپ کو بچوں کے لئے ایک نمونہ بنائیں گی، ایک رول ماڈل بنائیں گی تبھی بچے صحیح طرح اپنی تربیت کرسکیں گے اور آپ سے تربیت حاصل کرسکیں گے۔ یہ ہمیشہ یاد رکھیں کہ آپ نے ایک عہد کیا تھا خلیفۂ وقت کے ساتھ اور جماعت کے ساتھ کہ اپنے بچوں کو دین کی خدمت کے لئے وقف کرنا ہے اور یہ عہد جو ہے یہ ایک طرح آپ نے خدا تعالیٰ سے کیا ہے۔ اگر دنیا میں بھی آپ دیکھیں اگر کسی پیارے کو تحفہ دینا ہو تو اس کو بڑا سجا کر دیا جاتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کو بھی، خلیفۂ وقت کو بھی، جماعت کو بھی جو تحفہ آپ نے دینا ہے وہ سجا کر دیں اور وقفِ نَو بچوں کا سجا کر تحفۃً دینا یہ ہے کہ ان کی اچھی اور بہترین تربیت کریں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

اس کے بعد حضور انور نے فرمایا کہ اب ہم دعا کریں گے۔ آپ سب میرے ساتھ دعا میں شامل ہوجائیں۔

دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ کیا آپ کو معلوم ہے اب آپ کا واقفات نو کا ایک میگزین ہے جس کا نام 'مریم' ہے؟ آپ میں سے کتنوں کو وہ مل چکا ہے؟ آپ کی انتظامیہ کا کہنا ہے کہ انہوں نے قریباً 450 کاپیاں تقسیم کی ہیں۔ مجھے نہیں لگتا کہ یہاں 450 واقفات نو بیٹھی ہوئی ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ جن کو وہ ابھی نہیں ملا وہ جماعت کے سیکرٹری وقف نو سے رابطہ کریں یا وقف نو کی انچارج سے حاصل کریں۔

اس کے بعد حضور انور سب کو سلام اور اللہ حافظ کہنے کے بعد واپس تشریف لے گئے۔

✿✿✿

صوبائی اجتماع لجنہ اماء اللہ اُوڈیشہ کے موقع پر سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا

مکتوب مبارک

لندن: 28.4.12

مکرمہ رقیہ بانو صاحبہ (صوبائی صدر لجنہ اماء اللہ اڑیسہ)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا جس میں آپ نے ماہ جون میں اپنے ہاں ہونے والے لجنہ کے صوبائی اجتماع کی اطلاع دی ہے۔ اللہ تعالیٰ مدد فرمائے۔ اس اجتماع کو ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت فرمائے۔ اجتماع میں شامل ہونے والی تمام ممبرات کو بھرپور استفادہ کی توفیق دے اور ان کے علم و عمل میں برکت ڈالے۔ اللہ آپ سب کے ساتھ ہو۔ (آمین)

والسلام

دستخط: مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

رپورٹ ۱۶واں صوبائی اجتماع لجنہ اماء اللہ اُوڈیشہ

صوبہ اوڈیشہ کا 16 واں صوبائی اجتماع لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ مورخہ 9 جون تا 10 جون بمقام محمود آباد کیرنگ میں خیر وخوبی کے ساتھ منعقد ہوا۔ جس میں ۲۹ مجالس کی ممبرات نے حصہ لیا۔ علاوہ ازیں محترمہ نائب صدر صاحبہ بھارت نے اس اجتماع میں مہمان خصوصی کے طور پر شرکت کی۔ کیرنگ و محمود آباد مجالس چھوڑ کر باہر سے آئی ہوئی ممبرات کی تعداد 350 اور کل اجتماع کی حاضری 800 تھی۔ مہمانان کرام کی رہائش وطعام کا انتظام کیا گیا تھا اس موقع پر علماء کرام اور محترم امیر صاحب کیرنگ بھی تشریف لائے۔ اجتماع میں حضور انور کی چٹھی جو صوبائی صدر صاحبہ کے نام آئی تھی پڑھ کر سنائی گئی۔ اجتماع خیر وخوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

(کوثر بیگم جنرل سیکرٹری اوڑیشہ)

قارئین بدر کی خدمت میں ادارہ بدر
عید الفطر کی مبارکباد کا تحفہ پیش کرتے ہوئے
بدر کی مالی وقلمی اعانت کی درخواست کرتا ہے۔ (ادارہ)

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش: 2237-0471, 2237-8468

Tanveer Akhtar 08010090714
Rahmat Eilahi 09990492230
ADEEBA APPAREL'S
Contact for all types Manufacturing of
SUITS & SHERWANI
House No. 1164, Gali Samosaan Farash Khana Delhi- 110006

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ ہالینڈ 2012ء

جماعت احمدیہ ہالینڈ کے جلسہ سالانہ کا خطبہ جمعہ سے افتتاح۔

خطبہ جمعہ میں احباب جماعت کو اہم نصائح۔ جلسہ کے مختلف انتظامات کا معائنہ

(ہالینڈ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

قسط: سوم

(رپورٹ مرتبہ: عبد الماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر۔ لندن)

18 مئی 2012ء بروز جمعۃ المبارک

آج سے نماز فجر کے وقت میں تبدیلی ہوئی اور چار بج کر چالیس منٹ کی بجائے ساڑھے چار بجے مقرر ہوا۔ اس نئے وقت کے مطابق ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''بیت النور'' میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

جلسہ سالانہ ہالینڈ

آج جماعت احمدیہ ہالینڈ کے 32ویں جلسہ سالانہ کا پہلا روز تھا۔ پروگرام کے مطابق دوپہر ایک بج کر پچپن منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے۔ آج جماعت احمدیہ ہالینڈ اپنی ویب سائٹ "islam nu.nl" کا اجراء کررہی تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کا افتتاح فرمایا۔

بعد ازاں پرچم کشائی کی تقریب عمل میں آئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لوائے احمدیت لہرایا جب کہ امیر صاحب ہالینڈ نے، ہالینڈ کا قومی پرچم لہرایا۔ بعد میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لے آئے۔ اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس کے ساتھ اس جلسہ کا افتتاح ہوا۔

خطبہ جمعہ

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

''آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ ہالینڈ کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایک مرتبہ پھر مجھے توفیق عطا فرمائی کہ یہاں ہالینڈ کے جلسے میں شامل ہوں۔ یہ جلسہ اصل پروگرام کے مطابق تو اگلے ہفتے ہونا تھا لیکن پھر میری شمولیت کی خواہش کی وجہ سے میرے پروگرام کو دیکھتے ہوئے ہالینڈ کی جماعت نے ایک ہفتہ پہلے کا پروگرام بنالیا اور بڑے مختصر نوٹس (Notice) پر یہ پروگرام بنایا۔

حضور انور نے فرمایا بیشک ہالینڈ چھوٹا ملک ہے اور جماعت بھی چھوٹی ہے اور بڑی جلدی اطلاعیں بھی ہوسکتی ہیں لیکن پھر بھی اس پروگرام میں تبدیلی آپ لوگوں نے بڑی خوش دلی سے کی اور بڑی آسانی سے کردی۔ جگہ کا مسئلہ تھا۔ یہ جگہ کافی تنگ ہے۔ ہال جو کرائے پر لئے ہوئے تھے وہ ان تاریخوں پر مل نہیں رہے تھے لیکن بہرحال اچھا انتظام ہو گیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: بعض عملی دقتیں اور مسائل بھی پیدا ہوئے ہوں گے یا ہوسکتا ہے کہ پیدا ہوں جس میں آپ لوگوں کو کسی معمولی تکلیف سے گزرنا پڑے۔ تو اگر ایسی صورت ہو تو ان تکلیفوں کو برداشت کریں۔ اوّل تو مجھے امید ہے کہ ماشاء اللہ کام کرنے والے کارکنان ہر طرح آرام پہنچانے کی اپنی بھرپور کوشش کرتے ہیں اور اب دنیا میں چاہے چھوٹی جماعتیں ہوں یا بڑی جماعتیں، اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ اور بڑے اجتماعات کے تمام انتظامات سنبھالنے کے لئے ہر جگہ بے غرض اور بے نفس کارکنان کی ٹیمیں تیار ہو چکی ہیں جو خوشی سے مہمانوں کی ہر طرح خدمت کے لئے ہر وقت مستعد رہتے ہیں۔ اور جو مہمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ہوں آپ کے جاری نظام کے بلانے پر آنے والے مہمان ہوں، اُن کی خدمت تو خاص طور پر بڑے بے نفس ہو کر ہمارے کارکنان کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام کارکنان کو آئندہ بھی اور ہمیشہ اس بے نفس خدمت کی توفیق دیتا چلا جائے اور انہیں بہترین جزا دے اور اگر کہیں کوئی کمیاں رہ گئی ہیں تو اُن کی پردہ پوشی فرمائے اور مہمانوں کو، شاملین جلسہ کو بھی چاہئے کہ بجائے کمیوں اور کمزوریوں کو دیکھنے کے جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کے اصل مقصد اور جلسہ سالانہ کی غرض کو سامنے رکھیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے خود بیان فرمائی ہے اور یہ غرض وہی ہے جو بیعت کی غرض ہے۔ بیعت کرنے کے بعد دنیاوی دھندوں میں پڑ کر انسان عموماً اپنے اصل مقصد کو بھول جاتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے بار بار نصیحت کرنے کو ضروری قرار دیا ہے کہ اس سے ہر اُس شخص کو جس کے دل میں ایمان ہے، فائدہ ہوتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: پس یہ جلسہ بھی نصیحت کرنے، یاد دہانی کروانے کے لئے منعقد کیا جاتا ہے یا یہ جلسے دنیا میں ہر جگہ منعقد کئے جاتے ہیں۔ یہ بتانے کے لئے منعقد کئے جاتے ہیں کہ اس زمانے کے امام کی بیعت میں آکر پھر اپنے عہد کو یاد کرو، اپنے عہد بیعت کو یاد کرو۔ اگر دنیاوی مصروفیات کی وجہ کچھ کمزوریاں پیدا ہوگئی ہیں تو اب نئے سرے سے نصائح سن کر علمی اور تربیتی وعظ و نصائح اور تقاریر سن کر پھر اپنی دینی حالتوں کی طرف توجہ کرو۔ اکٹھے مل بیٹھ کر ایک دوسرے کی نیکیاں جذب کرنے کی کوشش کرو اور برائیوں کو دور کرو۔

حضور انور نے فرمایا: ہمیشہ یاد رکھیں کہ جلسے کے دوران اپنی ذاتی باتوں کی طرف توجہ نہ ہو بلکہ تمام پروگرام، جتنے بھی ہیں، ان کو سننے کے دوران بھی اور ان کے بعد بھی زیادہ تر وقت دعاؤں اور ذکرِ الٰہی میں گزارنے کی کوشش ہونی چاہئے۔ یہ سوچ کر شامل ہونا چاہئے کہ ہم اس روحانی ماحول میں دو تین دن گزار کر اپنے عہد بیعت کی تجدید کر رہے ہیں تا کہ ہمارے ایمان مضبوط سے مضبوط تر ہوتے چلے جائیں۔ تا کہ ہم تقویٰ میں ترقی کریں۔

حضور انور نے فرمایا: ایک نہ ایک دن ہر انسان نے اس دنیا سے جانا ہے۔ خوش قسمت ہوں گے ہم میں سے وہ جو اللہ تعالیٰ کی رضا اور اُس کی محبت کے ساتھ اس دنیا سے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت ہالینڈ سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا: آپ میں سے اکثریت وہ ہے جو پاکستان سے ہجرت کر کے یہاں اس لئے آئے ہیں کہ آپ کو پاکستان میں دین کی اشاعت اور تبلیغ کا کام تو ایک طرف رہا، دین پر عمل کرنے کی بھی اجازت نہیں۔ نماز ہم وہاں سر عام کھلے طور پر پڑھ نہیں سکتے۔ کلمہ لکھنے سے ہمیں روکا جاتا ہے۔ آئے روز ہماری مساجد سے کلمہ مٹانے کے لئے حکومتی کارندے اور پولیس والے مولویوں کے کہنے پر آ جاتے ہیں اور اب تو بڑے شہروں میں بھی بڑی مساجد کی طرف بھی ان کی نظر ہے۔ تو بہرحال دین کے معاملے میں احمدیوں پر تنگیاں وارد کی جارہی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: گزشتہ کچھ دنوں میں تھائی لینڈ سے بھی کافی پاکستانی فیملیاں یہاں آئی ہیں۔ جو پاکستانی وہاں پھنسے ہوئے تھے، اُن کے کیس یو این او (UNO) کے ذریعے سے وہاں پاس کئے گئے، اور وہ یہاں بھیج دیئے گئے۔ بعض جو آنے والے ہیں ان میں سے براہ راست پاکستان میں تنگیوں سے گزر رہے تھے۔ بعض ماحول کی وجہ سے پریشان تھے۔ بہر حال یہاں آپ آئے ہیں اور آزاد ہیں۔ اس لئے ایک تو پاکستانی احمدی بھائیوں کے لئے باہر رہنے والے احمدیوں کو بہت دعائیں کرنی چاہئیں کہ اللہ تعالیٰ جلد اُن کے بھی دن پھیرے اور انہیں مذہبی آزادی حاصل ہو۔ دوسرے پاکستان سے باہر رہنے والے احمدیوں پر جو بہت بڑی ذمہ داری پڑتی ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ دینی مہمات کے لئے آگے آئیں۔

حضور انور نے فرمایا: ہالینڈ ایک چھوٹا سا ملک ہے یہاں کے ایک سیاستدان نے اسلام کو بدنام کرنے کی بڑی کوشش کی۔ یہاں اگر احمدی ایک مہم کی صورت میں مستقل مزاجی سے تبلیغ کے کام کو وسعت دیتے تو بہت حد تک اسلام کے بارے میں منفی رویے کو زائل کر سکتے تھے، بلکہ اسلام کی خوبیاں اجاگر کرنے کا موقع بھی مل سکتا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی بعثت کا ایک مقصد بلکہ بہت بڑا مقصد اُس ہدایت اور شریعت کی اشاعت کا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے تھے اور جو قرآن کریم کی صورت میں ہمارے پاس محفوظ ہے۔ اس پیغام کو دنیا تک پہنچانے کا کام بھی ہمارا ہے، اس بارے میں بھی بھرپور کوشش ہونی چاہئے''۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ تین بجے تک جاری رہا۔

(حسب طریق خطبہ جمعہ کا مکمل متن اخبار بدر کے شمارہ نمبر 29 مورخہ ۱۹ جولائی ۲۰۱۲ء میں شائع ہو چکا ہے۔)

حضور انور کا یہ خطبہ MTA پر بھی Live نشر ہوا۔ یہاں مقامی طور پر ڈچ (Dutch) زبان میں اس کا رواں ترجمہ کیا گیا۔

تین بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم ناصر احمد صاحب مرحوم کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ مرحوم صدر انجمن احمدیہ کے سابق محاسب اور افسر پراویڈنٹ فنڈ تھے۔ 13 مئی 2012ء کو بڑی لمبی بیماری کے بعد 74 سال کی عمر میں وفات پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مرحوم کا ذکر خیر اپنے خطبہ جمعہ کے آخر پر فرمایا تھا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

آج حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی

اقتداء میں نماز جمعہ ادا کرنے کے لئے ہالینڈ کی تمام جماعتوں سے احباب جماعت مرد وخواتین اور بچے بڑی کثرت سے پہنچے تھے۔اس کے علاوہ یورپ کے ممالک سویڈن، بلجیم، فرانس، یوکے اور جرمنی سے بھی ایک بڑی تعداد میں احباب جماعت مرد وخواتین نن سپیٹ (ہالینڈ) پہنچے تھے۔ایک رات قبل مہمانوں کی آمد کا سلسلہ شروع ہوا اور جمعہ سے قبل تک جاری رہا۔ نماز جمعہ پر مجموعی طور پر حاضری 1370 تھی ۔جس میں سے ہالینڈ سے باہر سے آنے والے احباب جماعت کی تعداد 617 تھی۔ ہالینڈ کے کسی بھی جلسہ سالانہ میں آج تک اس قدر حاضری کبھی نہیں ہوئی۔

آج بیت النور (نن سپیٹ) میں عید کا سماں تھا۔ مختلف ممالک اور مختلف قوموں اور قبائل کے مختلف رنگوں پر مشتمل اور رنگارنگ کی بولیاں بولنے والے ایک ہی ہاتھ پر جمع تھے۔عربی بھی تھے، عجمی بھی تھے۔ افریقن بھی تھے اور یورپین بھی تھے۔ کوئی اجنبی اور پرایا نہیں تھا۔ سبھی وحدت کی ایک ہی لڑی میں پروئے ہوئے تھے اور باہم اخوت ومحبت اور کامل اطاعت کا نمونہ بنے ہوئے تھے۔

ساڑھے آٹھ بجے کے قریب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور یہ پروانے اپنی شمع کے گرد اکٹھے ہوگئے اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کچھ دیر کے لئے اپنے ان عشاق کے درمیان رونق افروز رہے۔ سبھی نے شرف زیارت پایا اور برکتیں حاصل کیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایم ٹی اے کی انتظامیہ کو ہدایت فرمائی کہ جمعہ سے قبل جلسہ سالانہ ہالینڈ کے حوالہ سے جو ایک تعارفی پروگرام مختلف انٹرویوز پر مشتمل تھا اس میں عبدالحمید درفیلدن (نائب امیر جماعت ہالینڈ) کا انٹرویو تو آرہا تھا مگر تصویر نہیں تھی ۔تصویر انٹرویو لینے والے کی دیتے رہے ہیں۔اس لئے ان کا انٹرویو اب دوبارہ دکھائیں۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کتب کے اسٹال پر تشریف لے گئے اور معائنہ فرمایا۔

اس سے کچھ آگے ہی احباب جماعت کو چائے مہیا کرنے کا انتظام تھا۔حضور انور نے یہ انتظام بھی دیکھا اور پھر یہاں کے جماعتی کچن (جو جلسہ کے ایام میں لنگر خانہ کے طور پر کام کررہا ہے) میں تشریف لئے گئے اور کھانا پکانے کے انتظام کا معائنہ فرمایا۔ یہاں کارکنان گوشت خود کاٹ کر تیار کر رہے تھے ۔ حضور انور کے دریافت فرمانے پر ناظم لنگر خانہ نے بتایا کہ ہم اگر کٹا ہوا گوشت خریدیں تو اس میں چربی بہت زیادہ آجاتی ہے۔اس لئے ہم جانور کے مخصوص حصے خرید لیتے ہیں جن میں چربی بہت کم ہوتی ہے۔اور پھر خود کاٹ کر تیار کر لیتے ہیں۔اور یہ ہمیں قیمت کے لحاظ سے بھی مہنگا نہیں پڑتا۔

گوشت کاٹتے ہوئے جو چھوٹے چھوٹے ٹکڑے علیحدہ کئے جاتے ہیں ان کے بارہ میں حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ قیمہ بنانے والی مشین نہ ہونے کی وجہ سے ان کو ضائع نہ کریں۔ بلکہ فریزر میں محفوظ کرلیں اور بعد میں قیمہ بنالیں۔شام کے کھانے کے لئے آلو گوشت کا سالن بنا ہوا تھا۔حضور انور نے جائزہ لیا کہ گوشت پوری طرح پکا ہے یا نہیں۔نیز جو نان مہیا کیا جارہے ہیں وہ بھی دیکھے اور فرمایا کہ روٹی پکانے کی ایک چھوٹی مشین یہاں لگ جائے تو ٹھیک ہے۔ایک گھنٹہ میں پانچ صد روٹی نکال دیتی ہے۔

لنگر خانہ کے معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے نن سپیٹ کے مضافاتی علاقہ میں سیر کے لئے تشریف لے گئے ۔ قریباً پچیس منٹ کی سیر کے بعد واپس تشریف لے آئے اور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائی۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔ **(باقی آئندہ)**

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 22 جون 2012)

❀❀❀

ملکی رپورٹیں

جلسہ پیشوایان مذاہب

بلارشاہ زون کی جماعت احمدیہ سرکل میٹا میں بتاریخ 28.4.12 شام ساڑھے سات بجے مکرم شیخ ہارون رشید صاحب نمائندہ دعوت الی اللہ بھارت کی زیر صدارت جلسہ پیشوایان مذاہب منعقد کیا گیا جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔پہلی تقریر خالد احمد ملکانہ نے کی ۔دوسری تقریر مکرم مولوی شیخ ہارون رشید صاحب نے کی۔اس جلسہ میں غیر احمدی اور غیر مسلم افراد کو مدعو کیا گیا۔اس جلسہ میں شاملین کی حاضری 150 تھی۔

(خالد احمد۔سرکل انچارج بلارپور۔مہاراشٹر)

ستیہ سندھان

خون ڈانگا: بتاریخ ۲۴ تا ۲۷ مئی (چار ایام) ایم ٹی اے کا بنگلہ پروگرام ستیہ سندھن دکھانے اور سنانے کا پروگرام احمدیہ مسلم مشن خون ڈانگا میں کیا گیا جس میں احمدی احباب کے علاوہ کافی تعداد میں غیر از جماعت احباب بھی شامل ہوئے۔روزانہ اس پروگرام کو لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ سنایا گیا۔

(فیروز احمد ندیم۔مبلغ سلسلہ خون ڈانگا۔بنگال)

گوداوری زون میں خدام الاحمدیہ کا دوسرا سالانہ اجتماع

الحمدللہ دوسرا زونل سالانہ اجتماع گوداوری زون بتاریخ ۸ جولائی منعقد کیا گیا۔اجتماع کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ اس اجتماع کا رسمی طور پر آغاز ٹھیک 11 بجے عمل میں آیا۔ صدارت محترم مولانا پی ایم رشید صاحب زونل امیر گوداوری نے فرمائی۔تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔پہلی تقریر محترم مولانا شبیر احمد صاحب نمائندہ صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے کی۔دوسری تقریر محترم مولانا سراج صاحب سرکل انچارج کرشنا زون نے کی۔صدارتی خطاب ودعا کے بعد اس تقریب کا اختتام عمل میں آیا۔

اجتماع کی اختتامی تقریب ٹھیک 4 بجے تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی۔پہلی تقریر محترم مولانا حافظ سید رسول صاحب نیاز مبلغ سلسلہ سکندرآباد نے کی۔دوسری تقریر محترم مولانا غلام عاصم الدین صاحب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے کی۔تیسری تقریر محترم محبوب صاحب سابق زونل قائد گوداوری زون نے کی۔خاکسار زونل قائد مجلس خدام الاحمدیہ گوداری زون نے تمام شاملین خدام واطفال کا شکریہ ادا کیا۔صدارتی خطاب ودعا کے ساتھ یہ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔ (منور احمد مستان۔زونل قائد۔گوداوری زون آندھرا پردیش)

تربیتی اجلاسات ہماچل پردیش

ھڑّی: ۲۸ مئی ۲۰۱۲ تربیتی اجلاس محترم صدر صاحب کی زیر صدارت منعقد کیا گیا۔تلاوت ونظم کے بعد پہلی تقریر رمضان خان صاحب نے کی صدارتی خطاب ودُعا کے ساتھ جلسہ ختم ہوا۔

بالوگلو: ۲۵ مئی ۲۰۱۲ تربیتی اجلاس محترم صدر صاحب کی زیر صدارت منعقد کیا گیا۔تلاوت ونظم کے بعد مکرم محمد سلطان صاحب بھٹی نے نظام جماعت اور خلافت کی اہمیت پر تقریر کی دُعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔

کیڑا: ۲۵ مئی ۲۰۱۲ تربیتی اجلاس محترم صدر صاحب کی زیر صدارت منعقد کیا گیا۔تلاوت ونظم کے بعد بعنوان نماز کی اہمیت مکرم فروز علی صاحب نے تقریر کی صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ ختم ہوا۔

سکھال: مجلس خدام الاحمدیہ، انصاراللہ اور لجنہ اماء اللہ کی تربیت کے سلسلہ میں الگ الگ دنوں میں تربیتی کلاس لگائی گئی جس میں مجموعی طور پر ۳۸ خدام، انصار اور لجنہ شامل ہوئیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان اجلاسات کے مثبت نتائج ظاہر فرمائے آمین۔ (نذیر احمد مشتاق۔زونل امیر ومبلغ انچارج ہماچل)

زونل سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ کرناٹک

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ کا ۹ نواں سالانہ زونل اجتماع بتاریخ ۲۶۔۲۷ بمقام یادگیر منعقد ہوا۔جس میں صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت و نائب صدر برائے ساؤتھ انڈیا نے شرکت فرمائی۔اس میں ۴۰ مجالس کے ۵۵۰ خدام واطفال نے شرکت کی۔ پروگرام کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ اور ٹھیک ۱۰ بجے لوائے خدام الاحمدیہ لہرایا گیا اس کے بعد افتتاحی اجلاس مکرم محمد اسد اللہ سلطان غوری صاحب زونل امیر شمالی کرناٹک کے زیر صدارت منعقد ہوا۔

اس اجلاس میں سیاسی رہنماؤں کے علاوہ ڈاکٹرز و پریس رپورٹرز نے بھی شرکت کی ۔ دوسرے دن بتاریخ ۲۷ مئی بروز اتوار دوسرے دن کا پروگرام نماز تہجد کے ساتھ شروع ہوا نماز فجر و درس القرآن کے بعد ۲۷ مئی یوم خلافت کے موقع پر صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت ہسپتالوں میں تشریف لے گئے اور مریضوں میں فروٹ تقسیم کئے۔ بعد نماز مغرب وعشاء اجتماع شمالی کرناٹک کا اختتامی اجلاس زیر صدارت محترم حافظ مخدوم شریف صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت منعقد کیا گیا۔تلاوت قرآن مجید مکرم مقبول احمد صاحب معلم سلسلہ نے کی۔صدر اجلاس نے بہترین نصائح کیں۔آخر پر رضاکاران و مبلغین و معلمین کرام کو انعامات تقسیم کئے گئے ۔دُعا کے بعد اجتماع اختتام پذیر ہوا۔(مصور احمد ڈنڈوتی۔زونل قائد۔نارتھ کرناٹک)

فری آئی کیمپ ولوکل اجتماع

کاواشیری ۲۰ مئی ۲۰۱۲ کو یوپی ایل اسکول میں مجلس انصاراللہ کی طرف سے فری آئی کیمپ لگایا گیا۔ ڈاکٹرز صاحب کوئمبٹور سے آئے تھے۔خاکسار نے تلاوت قرآن مجید کی بعدہ مکرم عبدالکریم صاحب امیر جماعت احمدیہ پالگھاٹ ترشور، مکرم تاج الدین صاحب ناظم انصاراللہ، مکرم ایم سلیمان صاحب صدر جماعت کاواشیری نے احمدیہ مسلم جماعت اور خدمت خلق کے موضوع پر مختصر خطاب کیا۔کافی تعداد میں مریض آئے جن میں سے ۱۴ مریضوں کا آپریشن ہوا۔تمام مریضوں کے طعام کا انتظام جماعت کاواشیری نے کیا۔

(عزیز احمد اسلم مبلغ سلسلہ کاواشیری)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد مُلّاؤں اور ان کے سرپرستوں اور ہمنواؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔

جلسہ یوم خلافت

حیدرآباد: بتاریخ ۲۷ مئی ۲۰۱۲ بروز اتوار بعد نماز عصر مسجد الحمد سعید آباد میں جلسہ یوم خلافت خواجہ سعید انصاری صاحب کی صدارت میں بعد نماز عصر ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد پہلی تقریر محترم مولوی طیب احمد خان صاحب مربی سلسلہ سعید آباد نے بعنوان 'اسلامی خلافت کا نظام اور اس کی ضرورت اور برکات' کی آپ نے خلافت کے لفظی معنی پر عمدگی سے روشنی ڈالی۔ دوسری تقریر مکرم مولوی نوید الفتح شاہد صاحب مربی سلسلہ حلقہ فلک نما نے بعنوان خلافت کی برکات اور خلافت راشدہ کا انتخاب کی۔ صدارتی خطاب و دُعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (غلام نعیم الدین۔ سیکرٹری اصلاح وارشاد حیدرآباد)

شورت: بتاریخ ۲۷ مئی ۲۰۱۲ بعد نماز مغرب جماعت احمدیہ شورت کے زیر اہتمام جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ جلسے کی صدارت مکرم ماسٹر عبدالغنی ڈار صاحب صدر جماعت شورت نے کی۔
(محمود احمد وگئے مبلغ سلسلہ شورت کولگام)

ماندوجن: ۲۷ مئی بروز اتوار احمدیہ مسجد ماندوجن میں محترم صدر صاحب جماعت کی صدارت میں جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد پہلی تقریر محترم مولوی سید ناصر احمد ندیم صاحب نے خلافت کی اہمیت، افادیت اور برکات بیان کیں۔ دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔
(فردوس عارف، قائد مجلس خدام الاحمدیہ ماندوجن)

ہاری پاری گام: ۲۷ مئی کو بعد نماز مغرب احمدیہ مسجد میں یوم خلافت کے تعلق سے ایک پروقار تقریب کا انعقاد کیا گیا جس کی صدارت خاکسار نے کی۔ جلسہ میں خلافت کے موضوع پر تقاریر اور نظمیں ہوئیں۔
(محمد امین اظہار۔ صدر جماعت احمدیہ ہاری پاری گام۔ کشمیر)

ڈیریہ (بنارس) ۲۷ مئی کو صدر جماعت احمدیہ ڈیریہ کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت شان وشوکت سے منعقد کیا گیا۔ (عالم دین خان معلم سلسلہ ڈیریہ)

اسئی چند پور (بنارس) ۲۷ مئی بعد نماز مغرب جلسہ یوم خلافت زیر صدارت صدر جماعت منعقد کیا گیا۔ (لطیف الدین شیخ معلم سلسلہ۔ چند پور)

بنارس: ۲۷ مئی بروز اتوار جلسہ یوم خلافت بعد نماز مغرب وعشاء ٹھیک آٹھ بجے احمدیہ مسجد بنارس میں مکرم ظفر اسلام صاحب صدر جماعت کی صدارت میں منعقد کیا گیا۔ جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ نظم کے بعد پہلی تقریر مکرم حنیف احمد صاحب نے کی۔ دوسری تقریر خاکسار نے کی۔ صدارتی خطاب کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (مطلوب احمد خورشید مبلغ سلسلہ بنارس)

چندولی (یوپی) ۲۷ مئی ۲۰۱۲ کو جماعت احمدیہ سلوٹا چندولی یوپی میں جلسہ یوم خلافت زیر صدارت صدر جماعت احمدیہ سلوٹہ منعقد کیا گیا۔ (جمیل الرحمن معلم سلسلہ)

محبوب نگر (حیدرآباد): جماعت احمدیہ محبوب نگر کے زیر اہتمام بتاریخ ۲۷ مئی بروز اتوار بعد نماز عصر خاکسار کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ (محمد قاسم شریف، صدر جماعت احمدیہ محبوب نگر)

کٹک: ۲۷ مئی ۲۰۱۲ بروز اتوار بعد نماز مغرب وعشاء زیر صدارت سید طاہر احمد کلیم امیر جماعت احمدیہ کٹک جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ پہلی تقریر مکرم غلام رسول صاحب معلم سلسلہ کٹک نے کی۔ دوسری تقریر خلافت کی برکات اور ہماری ذمہ داریاں خاکسار نے کی۔ اس جلسہ میں کثیر تعداد میں افراد نے شرکت کی۔
(حلیم خان شاہد۔ مربی سلسلہ کٹک)

خون ڈانگا: ۲۷ مئی ۲۰۱۲ کو زیر صدارت سرکل انچارج صاحب جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ جلسہ میں خلافت کی اہمیت پر خاکسار نے تقریر کی۔ سرکل انچارج صاحب کی تقریر کے بعد دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (فیروز احمد ندیم۔ مبلغ سلسلہ خون ڈانگا)

مونگھیر (بہار) ۲۷ مئی ۲۰۱۲ کو بعد نماز مغرب وعشاء احمدیہ مسجد مونگھیر میں جلسہ یوم خلافت مکرم عبد الرحمن صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ (محمد مظہر انصاری۔ معلم سلسلہ)

چندر پور: ۲۷ مئی ۲۰۱۲ خاکسار کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔
(سید شکر اللہ مبلغ انچارج بہار)

ندون: ۲۷ مئی ۲۰۱۲ کو جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ تلاوت ونظم کے بعد پہلی تقریر قاصد احمد نے خلافت کی اہمیت پر کی، دوسری تقریر معلم محمد اسحاق عاجز صاحب نے کی۔ دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

ڈنگوہ: ۲۷ مئی ۲۰۱۲ کو زیر صدارت قائد مجلس خدام الاحمدیہ جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد مکرم محمد عباس صاحب نے خلافت کی اہمیت و برکات کے موضوع پر تقریر کی صدارتی خطاب ودعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

کاواشیری: ۲۷ مئی ۲۰۱۲ کو جلسہ یوم خلافت منایا گیا۔ جس کی صدارت مکرم ایچ سلیمان صاحب صدر جماعت کاواشیری نے کی۔ ۲۹ مئی ۲۰۱۲ کو یوم خلافت کی خبر دو اخبارات نام منو ہرما۔ ماتر بھومی میں شائع ہوئی۔

بیاور: ۲۷ مئی ۲۰۱۲ کو جماعت احمدیہ بیاور اٹاڑیا میں مکرم حسین کاٹھات صاحب کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ (شیخ سراج الدین معلم سرکل بیاور۔ اصلاح وارشاد)

روبن گڑھ: ۲۷ مئی ۲۰۱۲ کو رات ساڑھے آٹھ بجے صدر جماعت احمدیہ مکرم عبدالرؤف صاحب کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ (رمضان علی معلم راجستھان)

ھنگونیاں: ۲۷ مئی ۲۰۱۲ کو جماعت احمدیہ ہنگونیاں میں زیر صدارت مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ (عالم حسین معلم)

مٹھیا: ۲۷ مئی ۲۰۱۲ کو بعد نماز ظہر وعصر جماعت احمدیہ مٹھیار میں زیر صدارت مکرم ابن میاں صدر جماعت مٹھیا جلسہ منعقد کیا گیا۔ (محمد مصطفی خان۔ معلم سلسلہ)

مالاہیڑی: ۲۷ مئی ۲۰۱۲ کو بعد نماز مغرب وعشاء سرکل پٹیالہ میں زیر صدارت محترم نذیر احمد صاحب صدر جماعت جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ (جاوید اقبال راشد معلم سرکل پٹیالہ)

بہرام پور: ۲۷ مئی ۲۰۱۲ء کو جماعت احمدیہ بہرام پورز میدارہ میں جلسہ یوم خلافت نماز مغرب وعشاء کے بعد شروع ہوا اس جلسہ میں دو جماعتوں کے افراد شامل ہوئے۔ (ظہیر احمد بھٹی معلم سلسلہ)

جالندھر: ۲۷ مئی ۲۰۱۲ء کو جماعت احمدیہ جالندھر میں جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔
(محمد اقبال معلم سلسلہ جالندھر)

کھیرڑا اچھروال: ۲۷ مئی ۲۰۱۲ء کو جماعت احمدیہ کھیرڑا اچھروال میں یوم خلافت جماعتی روایات کے ساتھ منایا گیا۔ جلسہ کی صدارت صدر جماعت نے کی۔ (مظفر احمد ندیم معلم سلسلہ)

کوگاں سدانا: ۲۷ مئی ۲۰۱۲ء کو بعد نماز مغرب وعشاء بمقام مسجد نور کوگاں سدانا سرکل جالندھر میں زیر صدارت مکرم فقیر محمد صاحب صدر جماعت کوگاں جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔
(اعجاز احمد گنائی خادم سلسلہ کوگاں سدانا)

ریڑواں: ۲۷ مئی ۲۰۱۲ء کو بعد نماز ظہر جلسہ یوم خلافت بڑی عقیدت سے منایا گیا مکرم سردار محمد صاحب زعیم انصار اللہ نے اس جلسہ کی صدارت کی۔ (محمد اشرف الھدیٰ۔ معلم سلسلہ ریڑواں)

اُپل پھویا: ۲۷ مئی ۲۰۱۲ کو صبح ۱۱ بجے جلسہ یوم خلافت زیر صدارت مکرم موجی خان صاحب منعقد کیا گیا۔ (عبدالرحمن معلم اُپل پھویا)

سیلہ خرد: ۲۷ مئی ۲۰۱۲ کو صبح دس بجے سیلہ خرد میں صدر جماعت احمدیہ کے گھر پر جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ (شومیل احمد۔ معلم سلسلہ جالندھر)

ڈابی بھوگپور: ۲۷ مئی ۲۰۱۲ کو جماعت احمدیہ ڈابی بھوگپور میں جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔
(سلامت شیخ معلم سلسلہ۔ بھوگپور)

ہوشیار پور: ۲۷ مئی ۲۰۱۲ کو احمدیہ مسجد ہوشیار پور میں زیر صدارت مکرم سلیم صاحب صدر جماعت جلسہ یوم خلافت منایا گیا۔ (شمس الدین معلم۔ ہوشیار پور)

مانسہ شہر: جماعت احمدیہ مانسہ شہر میں ۲۷ مئی ۲۰۱۲ کو صدر صاحب مانسہ کی صدارت میں جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ (آزاد حسین معلم سلسلہ مانسہ شہر)

ہریانہ پونگا: ۲۷ مئی ۲۰۱۲ کو جماعت احمدیہ ہریانہ پونگا میں جلسہ یوم خلافت زیر صدارت مکرم پپوخان صاحب منعقد کیا گیا۔ (جاوید احمد میر)

دولت پور: ۲۷ مئی ۲۰۱۲ کو بعد نماز ظہر زیر صدارت مکرم محتاج محمد صاحب جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ (نذر الاسلام مصلح دولت پور)

سرہند: ۲۷ مئی ۲۰۱۲ کو جماعت احمدیہ سرہند میں جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔
(مشرف حسین معلم سلسلہ پٹیالہ)

روڑکی ہیراں: ۲۷ مئی ۲۰۱۲ کو جماعت احمدیہ روڑکی ہیراں میں جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ احباب جماعت کے علاوہ گاؤں کے سرپنچ کرنیل سنگھ ممبر پنچایت سکھویر سنگھ نے اس جلسہ میں شرکت کی۔ (عبدالرشید معلم روڑکی)

ریل ماجرا: ۲۷ مئی ۲۰۱۲ کو جماعت احمدیہ ریل ماجرا میں جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔
(غفور حسین معلم سلسلہ)

اکڑ: ۲۷ مئی ۲۰۱۲ کو جماعت احمدیہ اکڑ میں جلسہ یوم خلافت بعد نماز مغرب منعقد کیا گیا۔

اکڑی: ۲۷ مئی ۲۰۱۲ کو جماعت احمدیہ اکڑی میں جلسہ یوم خلافت بعد نماز عشاء منعقد کیا گیا۔

سہری: ۲۷ مئی ۲۰۱۲ کو بعد نماز عشاء جلسہ یوم خلافت زیر صدارت مکرم بھورے خان صاحب صدر جماعت احمدیہ سہری منعقد کیا گیا۔ (مختار احمد ظفر۔ سہری)

کلر ماجری: ۲۷ مئی ۲۰۱۲ کو جلسہ یوم خلافت زیر صدارت مکرم اقبال خان صاحب صدر کلر ماجری منعقد کیا گیا۔ (شفاعت احمد معلم جماعت کلر ماجری)

ملاں والا: ۲۷ مئی ۲۰۱۲ کو جماعت احمدیہ ملاں والا میں جلسہ یوم خلافت مکرم سیکرٹری صاحب اصلاح ارشاد کی زیر صدارت منعقد کیا گیا۔ (محمد یعقوب پونچھی معلم سلسلہ)

مہروں: ۲۷ مئی ۲۰۱۲ کو جماعت احمدیہ مہروں میں جلسہ یوم خلافت بعد نماز عشاء منعقد کیا گیا۔ جس کی صدارت مکرم فضل دین صاحب زعیم مجلس انصار اللہ مہروں نے فرمائی۔ (غلام احمد مبارک معلم سلسلہ)

چک ایمرچھ: جماعت احمدیہ چک ایمرچھ خانپور کشمیر میں ۲۷ مئی کو یوم خلافت کے بابرکت دن کے موقع پر جلسہ یوم خلافت محترم صدر صاحب جماعت احمدیہ چک ایمرچھ کی زیر صدارت منعقد کیا گیا۔
(ظہور احمد خان خادم سلسلہ چک ایمرچھ)

سرکل بلارپور: (مہاراشٹر) ۲۷ مئی ۲۰۱۲ کو جماعت احمدیہ بلارپور میں مکرم ایس ایچ علی صاحب زونل امیر بلارپور کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔

امبر جھری: ۲۷ مئی ۲۰۱۲ کو جلسہ یوم خلافت زیر صدارت مکرم شیخ صاحب منعقد کیا گیا۔

میٹا: جماعت احمدیہ میٹا میں ۲۸ مئی ۲۰۱۲ کو بعد نماز مغرب وعشاء جلسہ یوم خلافت زیر صدارت مکرم سید احمد صدر جماعت سرکل میٹا منعقد کیا گیا۔

پنپری: جماعت احمدیہ پنپری میں ۲۹ مئی ۲۰۱۲ کو جلسہ یوم خلافت زیر صدارت مکرم شفیع پٹھان صاحب منعقد کیا گیا۔ سرکل بلارپور کی کئی جماعتوں میں جلسہ یوم خلافت کیا گیا۔ (ایس ایچ علی۔ زونل امیر مہاراشٹر)

گلبرگہ: جماعت احمدیہ گلبرگہ میں ۱۰ جون کو جلسہ یوم خلافت کرنے کی توفیق ملی۔ بعد نماز مغرب وعشاء دار الذکر احمدیہ مشن ہاؤس میں مکرم قریشی محمد عبد اللہ صاحب تیماپوری کی زیر صدارت جلسہ کی کاروائی عمل میں آئی۔
(رحمن خان مبلغ سلسلہ گلبرگہ۔ کرناٹک)

لوکل اجتماع مجلس انصار اللہ کاواشیری

۲۷ مئی ۲۰۱۲ کو انصار اللہ کاواشیری کا لوکل اجتماع زیر صدارت مکرم ایم ابوبکر صاحب زعیم انصار اللہ کاواشیری منعقد ہوا۔ (عزیز احمد اسلم مبلغ سلسلہ کاواشیری)

تربیتی کیمپ وکلاسز

پندرہ روزہ تربیتی کلاسز سکندر آباد: 6/مئی/2012 تا 20/مئی/2012 مجلس خدام الاحمدیہ سکندر آباد کے زیرِ اہتمام پندرہ روزہ تربیتی کلاسز نصف ایام الہ دین بلڈنگ میں اور نصف ایام مسجدِ نور میں لگائی گئیں۔ جن میں مکرم حافظ سید رسول نیاز صاحب مبلغِ سلسلہ سکندر آباد اور مکرم سلطان محمد الہ دین صاحب سیکرٹری وقفِ نو وتعلیم القرآن، وقفِ عارضی نے تدریس کے فرائض سرانجام دئے۔ کلاسز کا صبح نماز فجر سے آغاز ہوتا تھا۔ نماز فجر باجماعت ادا کرنے کے بعد قرآن کریم کا درس ہوتا تھا۔ اور درس القرآن کے بعد تمام حاضر اطفال اور خدام اجتماعی تلاوت کیا کرتے تھے۔

20/مئی/2012 کو احمدیہ مسجد نور میں بعد نماز فجر اختتامی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مکرم خالد احمد الہ دین صاحب نمائندہ برائے آندھرا پردیش بطور مہمان خصوصی تشریف لائے۔ اور اپنی قیمتی نصائح سے نوازا۔ بعد ازاں مکرم حافظ سید رسول نیاز صاحب مبلغِ سلسلہ سکندر آباد نے دعا کرائی۔ جس کے بعد یہ پندرہ روزہ تربیتی کلاسز اختتام پذیر ہوئیں۔ الحمد للہ علیٰ ذالك۔ (محمد ناصر احمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ سکندر آباد)

دوروزہ تربیتی کیمپ راجستھان: ۹ مئی ۲۰۱۲ء کو دوروزہ تربیتی کیمپ سرکل بیاور کی طرف سے بمقام جماعت احمدیہ برکالہ اور دوروزہ کیمپ ۲۲، ۲۳ مئی کو بمقام جیتھرا لگایا گیا جس میں جماعت احمدیہ شوپور گھاٹہ کے اطفال، خدام اور ناصرات کی شمولیت رہی۔ اللہ کے فضل سے یہ تربیتی کیمپ بہت کامیاب رہا۔
(نور الدین شاستری معلم)

تربیتی کیمپ سرکل گولگیرہ: یکم مئی سے ۲۱ مئی تک احمدیہ تعلیم الاسلام سنٹر گولگیرہ میں سرکل گولگیرہ، یلبر گہ کی نومبائع جماعتوں سے آنے والے طلباء اور خدام کے لئے تربیتی کیمپ لگایا گیا۔ اس موقعہ پر ان نومبائع جماعتوں سے کل چالیس طلباء اور خدام موسمی تعطیلات سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے دینی تعلیم حاصل کرنے کیلئے آئے۔

اللہ کے فضل سے دوران ماہ ۲۱ مئی ۲۰۱۲ کو تربیتی کیمپ کے اختتام پر ایک تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا۔ اس اجلاس کی صدارت خاکسار اسد سلطان غوری زونل امیر شمالی کرناٹک نے کی۔ تلاوت قرآن مجید مکرم محبوب احمد صاحب کونال نے کی۔ بعدہ مکرم محترم بشارت احمد صاحب سرکل انچارج صاحب یلبر گہ نے طلبا کو نصائح فرمائیں۔ صدارتی خطاب اور دُعا کے ساتھ کیمپ اختتام پذیر ہوا۔ (اسد سلطان غوری امیر جماعت احمدیہ کرناٹک)

متاثرین آگ کی مدد

۱۴ جون کو بھدرک کے یوسف پور نامی گاؤں میں آگ لگنے کی وجہ سے نو گھر جل گئے اُن گھروں میں رہنے والے غیر احمدی احباب کی تعداد تریسٹھ ہے۔ اس حادثہ میں ان کی ضروریات کے بہت سارے اسباب جل کر راکھ ہو گئے یہاں تک کہ سوائے ان کپڑوں کے جو انہوں نے پہن رکھے تھے باقی تمام کپڑے بھی جل گئے۔ ایسی حالت میں مجلس خدام الاحمدیہ بھدرک کے ممبران کی جانب سے امیر صاحب بھدرک زون کی ہدایت کے مطابق اُن مصیبت زدہ بھائیوں اور بہنوں میں کپڑے اور کھانا تقسیم کیا گیا۔
(شیخ ظہور احمد زونل قائد بھدرک زون اُوڈیشہ)

تربیتی اجلاس بھدرک

۶/جون بروز بدھ صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے بھدرک کا دورہ کیا۔ اس موقع پر احمدیہ مسجد بھدرک میں ایک زونل تربیتی جلسہ کیا گیا جس میں بھدرک زون کی تمام مجالس سے خدام واطفال شامل ہوئے۔ جلسہ کی افتتاحی تقریب جناب زونل امیر صاحب بھدرک زون کی زیر صدارت ہوئی۔ جس میں صدر صاحب نے خدام واطفال کو زریں نصائح سے نوازا۔ پھر صدر صاحب نے مع خدام سرکاری ہسپتال بھدرک پہنچ کر مریضوں میں پھل تقسیم کئے اور ان کی شفایابی کیلئے دعا بھی کروائی۔ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے خوشکن نتائج ظاہر فرمائے نیز ہمیں بہتر رنگ میں خدمت بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔
(شیخ ظہور احمد زونل قائد بھدرک زون۔ اوڈیشہ)

رپورٹ تربیتی جلسہ بیروتی

یکم جولائی ۲۰۱۲ء کو جماعت احمدیہ بیروتی میں بعد نماز مغرب وعشاء تربیتی جلسہ مکرم مظفر احمد امروہی صاحب زونل امیر آگرہ کی زیر صدارت منعقد کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ میں تین صد سے زائد حضرات نے شمولیت اختیار کی پچاس سے زائد مستورات شامل ہوئیں۔ درج ذیل جماعتوں سے احباب نے شرکت کی ننگلہ گھنو۔ سونہار۔ کرتلہ۔ سرجن پور۔ نصیر پور اور گاؤں بیروتی اور کرتلہ کے ہندو بھائی بھی اس میں شامل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ جلسہ کے بہترین نتائج ظاہر فرمائے۔ (عبد القدوس سرکل انچارج مین پوری۔ یوپی)

ریفریشر کورس خدام الاحمدیہ

۱۵/اپریل ۲۰۱۲ کو سرکل گولگیرہ میں تمام قائدین ومعلمین کرام اور مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ یادگیر کے ساتھ مکرم زونل قائد صاحب شمالی کرناٹک کی زیر صدارت ایک اہم اور ضروری ریفریشر کورس کلاس کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں مجلس خدام الاحمدیہ یادگیر کے تمام ممبران نے شرکت کی۔ تلاوت قرآن پاک مولوی اللہ بخش صاحب معلم سلسلہ ہیرے کوپی نے کی۔ عہد وفاء خلافت کے بعد مولانا شیخ ذو الفقار علی صاحب مبلغ سلسلہ یادگیر نے دُعا کروائی۔ اس کے بعد مکرم مصور احمد صاحب ڈنڈوتی قائد مجلس شمالی کرناٹک نے قیادت، اعتماد اور تربیت ومال کے شعبہ جات کے بارہ میں۔ مکرم محمد اسماعیل صاحب ٹیچر نے تربیت نومبائعین، تعلیم، تجنید اور تحریک جدید کے بارہ میں، مکرم مولوی طاہر احمد صاحب معلم سلسلہ یادگیر نے خدمت خلق، عمومی، اشاعت، تبلیغ کے شعبہ جات کے بارہ میں بڑے اچھے انداز میں سمجھایا۔ نماز ظہر وعصر وکھانے سے فارغ ہو کر دوبارہ ساڑھے تین بجے پروگرام شروع کیا گیا۔ مکرم مولانا شیخ ذو الفقار علی صاحب مبلغ سلسلہ یادگیر نے وقار عمل اور صنعت وتجارت کے بارہ میں مکرم محمود احمد صاحب انسپکٹر وقف جدید نے امور طلباء اطفال صحت وجسمانی اور محاسب کے بارے میں سمجھایا۔ اس کے بعد ایک ضروری میٹنگ رکھی گئی تھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ ریفریشر کورس کلاس بڑی کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ (طاہر احمد انچارج دفتر نارتھ زون کرناٹک)

دُعائے مغفرت

۔ خاکسار کی خوشدامنہ محترمہ زینب النساء بیگم صاحبہ زوجہ مرحوم نور الدین صاحب وکیل تیماپور مورخہ ۱۶ جولائی بروز پیر صبح ۵ بجے بعمر تقریباً ۸۵ سال انتقال کر گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ کو قرآن مجید سے بیحد لگاؤ تھا صوم وصلوٰۃ کی پابند تھیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔
(محمد عبد اللہ اُستاد احمدی زعیم انصار اللہ گلبرگہ)

۔ مکرمہ قدسیہ عفت شریف صاحبہ اہلیہ مکرم احمد شریف صاحب رندھاوا۔ صدر جماعت شرلی۔ یوکے 19/فروری 2012ء کو وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ حضرت حکیم محمد حسین صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پڑپوتی اور مکرم ڈاکٹر عبد الوہاب صاحب آف لاہور کی بیٹی تھیں۔ آپ لجنہ اماء اللہ یوکے کی نیشنل سیکرٹری خدمت خلق تھیں۔ اس کے علاوہ آپ کو صدر لجنہ شرلی اور نائب صدر لجنہ ساؤتھ ریجن کی حیثیت میں خدمت کی توفیق ملی۔ بہت نیک، دعا گو، خلافت کی سچی عاشق اور خدمت خلق کا جذبہ رکھنے والی مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ چار بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ کی نماز جنازہ غائب مورخہ ۲۹ مارچ کو محترم سلطان احمد ظفر صاحب نے قادیان میں پڑھائی۔
(عصمت بانو۔ اہلیہ مولانا مولوی محمد عمر علی صاحب درویش قادیان)

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. : (0091) 1872-224757
(Mob.): " 9876376441
(Mob.): " 9915379255
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OFTHE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 61 Thursday 9 Aug 2012 IssueNo : 32

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 500/-
By Air : 45 Pounds or 70 U.S.
$: 50 Euro
: 70 Canadian Dollar

رمضان المبارک کی برکات سے استفادہ کے طریقے

صرف روزے رکھنا یا رمضان کے مہینے میں سے گذرنا انسان کو جنت کا وارث نہیں بنا دیتا بلکہ عبادات اور نیک اعمال کی بجا آوری ضروری ہے۔

محترم چودھری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول پاکستان کی وفات، آپ کے کوائف اور خدمات کا تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 27 جولائی 2012 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج کل ہم رمضان کے مبارک مہینہ سے گذر رہے ہیں، خوش قسمت ہیں وہ جو اس بابرکت مہینہ سے فائدہ اٹھائیں گے اور یہ برکتیں ملتی ہیں روزہ کی حقیقت کو جاننے اور اس سے بھرپور فائدہ اُٹھانے سے اس ماہ میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور شیطان کو جکڑ دیا جاتا ہے۔ لیکن کیا ہر ایک کے لئے یہ دروازے کھول دیئے جاتے ہیں؟ کیا ہر ایک کے شیطان جکڑ دیئے جاتے ہیں؟ یقیناً ہر ایک کیلئے ایسا نہیں ہوتا۔ یہاں مومنین کو مخاطب کیا گیا ہے۔ یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا صرف ظاہری ایمان لانے اور روزہ رکھنے سے انسان فیض پالے گا اگر اتنا ہی ہے تو اللہ تعالیٰ نے تو ہر جگہ ایمان کے ساتھ اعمال صالحہ کی شرط لگائی ہے۔ پس یقیناً صرف روزے رکھنا یا رمضان کے مہینے میں سے گذرنا انسان کو جنت کا وارث نہیں بنا دیتا بلکہ اس کے ساتھ کچھ لوازمات اور شرائط بھی ہیں۔ جن پر عمل کرنا ضروری ہے۔ اعمال صالحہ کی بجا آوری ایک مومن کا فرض ہے۔ صرف صبح کھانا کھا کر پھر شام کو کھانا کھا لینا ہی اعمال صالحہ نہیں۔ بہت سے فقیر صبح کھا کر شام کو کھانا کھاتے ہیں۔ بعضوں کو کھانا ملتا ہی نہیں اور بھوکے رہتے ہیں۔ پس عبادات اور نیک اعمال کی بجا آوری ضروری ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بعض ایسے افراد میرے علم میں ہیں جو روزہ رکھتے ہیں اور سارا دن سوئے رہتے ہیں اور سمجھ لیا کہ نیکی کا ثواب مل گیا۔ آنحضرتؐ نے جب یہ فرمایا کہ روزہ رکھو جنت کے دروازے کھول دیئے گئے اور دوزخ کے بند کر دیئے گئے تو اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ تم نیک اعمال بجالاؤ۔ بے شک صبح سحری اور شام افطاری کھا لینے سے ہی روزے کا ثواب نہیں ملتا۔ رمضان کے مہینہ میں اس سے فیض وہی پاسکتا ہے یا وہی فیضیاب ہوگا جو اعمال صالحہ بجالائے گا۔

جو اللہ کا خوف اور خشیت دل میں رکھے گا اور اس کے ساتھ اپنے ہر فعل کو خدا کی رضا کے مطابق ڈھالے گا۔ آنحضرتؐ نے یہ بھی فرمایا کہ جو ایمان کی حالت میں اپنا محاسبہ کرے گا اس کا شیطان جکڑا جائے گا اور ایسا روزہ رکھنا جہاں نیکیوں کی طرف زیادہ توجہ دلانے والا ہوگا وہاں برائیوں سے روکنے کیلئے اور برائیاں ترک کرنے کی طرف ایک مومن کو توجہ دلائے گا۔ اس ماہ میں ایک مومن فرائض کے ساتھ نوافل کی ادائیگی کی طرف توجہ کرتا ہے مالی قربانی کی طرف توجہ ہوتی ہے۔ غریبوں کا حق ادا کرنے کی طرف توجہ ہوتی ہے۔ تبھی ماہ صیام سے حقیقی رنگ میں فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرتؐ نے ایک روایت میں فرمایا ایک تو ایمان کے ساتھ احتساب کرے دوسرا جو شخص جھوٹ بولنے اور جھوٹ پر عمل کرنے سے نہیں رکتا۔ اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکا پیاسا رہنے کی کوئی حاجت نہیں۔ آنحضرتؐ نے جو اس طرف توجہ دلائی ہے کہ جھوٹ بولنے اور جھوٹ پر عمل کرنے سے جو نہیں رکتا۔ ان الفاظ میں چھوٹی سے چھوٹی برائی اور بڑی سے بڑی برائی کی طرف توجہ دلائی ہے۔

آنحضرت ﷺ نے ایک شخص کو سچائی پر قائم کر کے اس سے تمام اخلاقی اور روحانی کمزوریاں دور کردیں اللہ تعالیٰ نے جھوٹ کو شرک کے برابر قرار دیا ہے فرمایا: فاجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔

”بُتوں کی پلیدی سے بچو اور جھوٹ سے بھی کہ وہ بُت سے کم نہیں۔ جو چیز قبلہ حق سے تمہارا منہ پھیرتی ہے وہی تمہاری راہ میں بُت ہے۔ سچی گواہی دو اگر تمہارے باپوں یا بھائیوں یا دوستوں پر ہو۔ چاہیئے کہ کوئی عداوت بھی تمہیں انصاف سے مانع نہ ہو“۔

(ازالہ اوہام صفحہ ۸۳۱، ۸۳۲)

حضور انور نے فرمایا پس جب آنحضرت ﷺ نے یہ فرمایا کہ جھوٹ بولنے والے کا روزہ نہیں تو اس میں اس بات کی طرف بھی اشارہ ہے کہ روزہ دار اللہ کے حکم سے روزہ رکھتا ہے لیکن دوسری طرف جس کے حکم سے روزہ رکھا جارہا ہے اس کے مقابل پر جھوٹ کو خدا بنا رہا ہے۔ پس یہ دو عملی نہیں ہوسکتی دوسری طرف آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ روزہ میرے لئے ہے اور میں اس کی جزا ہوں۔ پس یہ کس طرح ممکن ہے کہ خدا کے حکم سے خدا کی رضا کیلئے روزہ رکھا جارہا ہو اور دوسری طرف اپنی زندگی میں جھوٹ شامل کرلو۔

آنحضرتؐ نے صرف زبان کے جھوٹ کو شامل نہیں کیا بلکہ عمل کے جھوٹ کو بھی شامل کیا۔ عمل کا جھوٹ یہ ہے کہ جو کہہ رہا ہے اس پر عمل نہیں کر رہا۔ اگر روزہ میں عبادتوں کے معیار بلند نہیں ہو رہے تو یہ بھی تقویٰ نہیں۔

بعض لوگ اپنے کاروباروں میں دنیاوی نفع کے لئے جھوٹ بولتے ہیں اور خدا کے مقابل پر جھوٹ پر بھروسہ کرتے ہیں پس یہ عملی اور قولی جھوٹ شرک ہے اور آنحضرتؐ نے جھوٹ بولنے والے کے روزے کو بھوکا اور پیاسا شمار کیا ہے۔ یقیناً رمضان میں جنت قریب کردی جاتی ہے۔ شیطان جکڑا جاتا ہے لیکن ان کیلئے جو اپنی قولی و فعلی حالت میں نیکی قائم کریں اور عام حالات میں سے کئی گنا بہتر اپنے اندر تبدیلیاں پیدا کریں اور اپنے نفس کے بتوں کو ریزہ ریزہ کرکے ہوا میں اڑا دیں۔ حضور انور نے فرمایا خدا تعالیٰ کی رضا کیلئے جہاں عبادتوں کے معیار قائم کرنا ضروری ہے قرآن مجید کی تلاوت کرنا ضروری ہے وہاں ان عبادتوں اور تلاوتوں کا اثر ظاہری حالات پر بھی ہونا ضروری ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

”زبان کا زیاں خطرناک ہے اس لئے متقی اپنی زبان کو بہت ہی قابو میں رکھتا ہے۔ اس کے منہ سے کوئی ایسی بات نہیں نکلتی جو تقویٰ کے خلاف ہو۔ پس تم اپنی زبان پر حکومت کرو۔ نہ یہ کہ زبانیں تم پر حکومت کریں اور اناپ شناپ بولتے رہو“۔

(الحکم جلد ۵ نمبر ۱۱ بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد دوم صفحہ ۱۱۸)

حضور انور نے فرمایا: اگر ہم میں سے ہر ایک جائزہ لے تو اسے احساس ہو جائے گا اور حضرت مسیح موعودؑ کے اس درد بھرے حکم کو وہ خود محسوس کرے گا۔ حضور انور نے فرمایا آپسی فسادات اور لڑائی جھگڑے بڑی حد تک اس لئے پیدا ہوتے ہیں کہ اپنی ناک ہر فریق بلند کرنا چاہتا ہے۔ اگر سچائی اختیار کی جائے تو کئی قسم کے فسادات اور جھگڑے ختم ہوجاتے ہیں اور اس کے نتیجہ میں عاجزی اور انکساری پیدا ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر بے شمار فضل اور احسان ہے کہ اس نے اپنی رضا کی راہ بتائی اور ان راستوں پر چلنے کے نتیجہ میں انعامات کا نزول فرمایا اور رمضان میں تو بے انتہا انعامات نازل کئے ہیں۔ پس اس رمضان میں ہر ایک کو کوشش کرنی چاہیئے کہ اپنی عملی اور قولی حالتوں میں تبدیلی پیدا کرے۔

حضور انور نے خطبہ جمعہ کے آخر میں محترم چودھری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول پاکستان کی وفات کی اطلاع دیتے ہوئے آپ کے کوائف اور خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا یہ وہ بزرگ ہیں جنہوں نے جماعتی نظام میں بنیادی اینٹ نہیں تو کم از کم درمیانی اینٹوں کا کردار ضرور ادا کیا ہے۔ ان لوگوں نے حضرت مصلح موعودؓ کی تربیت کا اثر لیا اور پھر بے نفس ہوکر خدمات کیں۔ آپ کی وفات ۲۲ جولائی ۲۰۱۲ کو ۹۵ سال کی عمر میں ہوئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کے والد حضرت حافظ عبدالعزیز صاحب اور والدہ حضرت عائشہ بیگم صاحبہ حضرت مسیح موعودؑ کے صحابہ میں سے تھے۔ ۱۹۴۴ میں اپنے آپ کو وقف کیلئے پیش کیا۔ ۱۹۶۰ سے وفات تک وکیل المال اول کے طور پر خدمت بجا لاتے رہے۔ ۱۹۶۵ سے ۱۹۸۳ تک جلسہ سالانہ کے موقع پر نظمیں پڑھنے کا موقعہ ملا۔

ہمیشہ شکر کے جذبات کے ساتھ حمد و ثنا کیا کرتے تھے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے آپ کو نصیحت کی کہ جماعت کے کاموں کی ایسی فکر کرنا جیسے ایک ماں اپنے بچے کی فکر کرتی ہے۔ اس نصیحت کو ساری زندگی اپنے پیش نظر رکھا اور ہر احمدی کو اسے اپنے پیش نظر رکھنا چاہیئے۔

آپ یہ نصیحت کیا کرتے تھے کہ خدمت دین کو شوق اور محبت سے کرنا چاہیئے اور اس کے بدلے میں کبھی بھی طالب انعام نہیں ہونا چاہیئے۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو خدمت کا موقع دیا ہے۔ اس کے ذریعہ انعام کی خواہش نہیں کرنی چاہیئے۔

فرمایا میں نے بھی ان کے ساتھ کام کیا ہے۔ بہت سی خصوصیات کے مالک تھے خلافت سے بے انتہا تعلق تھا۔ بہرحال یہ بزرگ خلیفہ وقت کے سلطان نصیر تھے۔ خلیفہ وقت کے لئے دعائیں بھی بہت کیا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ آمین۔

❀❀❀